ضمیمہ ریویو۔ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمھیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

اردو رسالہ

ریویو آف ریلیجنز

کی

چونتیسویں (۳۴) جلد کے مضامین

کی

فہرست

بابت سنہ [illegible]ء

ایڈیٹر :- نذیر احمد صاحب افریقی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی تائید میں

قرآن مجید کی آیات وسور کے باہمی ربط پر نظر — ۶۳/۶۹ ، ۹۳/۱۰۰

مدارج قرآن وحدیث کے متعلق اہلحدیث کا عقیدہ — ۱۰۱/۱۰۶ ، ۱۴۹/۱۵۶ ، ۱۸۵/۱۹۲

القول الجزم فی مسئلۃ الرجم — ۲۴۸/۲۵۳ ، ۲۶۹/۲۷۶

فصل الخطاب فی مسئلۃ الحجاب — ۲۸۷/۲۹۳ ، ۳۶۵/۲۷۲

اہلی زندگی — ۳۴۳/۳۴۸

القول الجزم فی مسئلۃ الرجم — ۳۷۳/۳۸۱

احمدیت کی تائید میں

مباحثہ نیروبی بر وفات وحیات مسیحؑ — ۱۱۷/۱۴۸

مباحثہ نیروبی بر ختم نبوّت — ۱۵۷/۱۸۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مباحثہ نیروبی صداقت مسیح موعود علیہ السلام	۱۹۳ / ۲۳۲
کوئٹہ کا ہیبت ناک زلزلہ	۲۳۳ / ۲۴۴
ختم نبوت اور جماعت احمدیہ	۲۴۵ / ۲۴۴
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شاعری پر ایک نظر	۲۹۴ / ۳۰۰
زلزلہ کوئٹہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا نشان ہے	۳۰۱ / ۳۰۸
القول الحسن فی مرسل الحسن	۳۰۹ / ۳۲۹
تحریک قادیان کا جواب	۳۸۲ / ۴۳۰ و ۴۴۴ / ۴۶۸
زار روس کی حالت زار	۱ / ۱۶ و ۳۷ / ۵۲ و ۷۷ / ۹۲

عیسائیت کے متعلق

کتاب التوحید بجواب اثبات التثلیث فی التوحید	۲۵۹ / ۲۶۸ و ۲۷۷ / ۲۸۶ و ۳۳۰ / ۳۳۵ و ۳۴۹ / ۳۶۴ و ۴۲۹ / ۴۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوؤں کے متعلق

حضرت کرشن جی کی شادیاں ۳۳۶ / ۳۴۲

المقتبسات

پیغام حق - مغلوں میں اسلام - دوائیوں کا استعمال - غیر مسلم مفکرین حال کی آراء

متفرّقات

مسلمانوں کی موجودہ حالت پر تبصرہ ۷۵ / ۷۶

سندھ میں اسلامی حکومت ۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

یعنی اردو رسالہ

عطیہ سنجانب
مولانا بشارت احمد بشیر صاحب
مجاہد افریقہ

ریویو آف ریلیجنز

قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی پانچ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

نمبر ۱ ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ — قاضی محمد ظہور الدین اکمل — ۵ جنوری ۱۹۳۵ء جلد ۳۴

فہرست مضامین

زار روس کی حالت زار ۱ – ۱۶ چوہدری محمد شاہ نواز خاں صاحب ایم بی بی ایس۔ زنجبار

اسباب اشاعت اسلام ۱۷ – ۲۱ ترجمہ ریویو انگریزی۔ از ہیڈ ماسٹر محمد شفیع صاحب بی اے

قرآن مجید کے آیات و سُور کے باہمی ربط و نظم نمبر ۸ ۲۲ مولانا عبد اللطیف صاحب خانپوری

جماعت احمدیہ کیلئے لائحہ عمل ۳۶ منقولہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

اندرون ہند سے تین روپے سالانہ — مصدقہ طلباء اور غیر احمدیوں سے — بیرون ہند سے تین روپے ۸ ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بخدمت جملہ معتمدین و امراء جماعتہائے احمدیہ

برادران کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔ مَیں آپ کی توجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی اپیل کی طرف منعطف کرانی چاہتا ہوں جو حضورؑ نے ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ان ایّام میں فرمائی جب جماعت کی تعداد چالیس پچاس ہزار تھی۔ حضورؑ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"چونکہ ہماری جماعت کو معلوم ہوگا۔ کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے۔ جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائیں ان کو دُور کرکے دُنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جاوے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسرِ صلیب کے نام سے یاد کیا گیا پورا کیا جائے۔ اس لئے اور انہی اغراض کے پورا کرنے کیلئے رسالہ (ریویو آف ریلیجنز) جاری کیا گیا ہے۔ لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنے کے سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہوگیا تو یہ واقعہ میں اس سلسلہ کیلئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے مَیں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس رسالہ کی اعانت کیلئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اُردو انگریزی کے پیدا ہوجائیں تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلیگا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اسقدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمھارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کیلئے ہمّت کرو۔ خدا تمھارے دل میں القا کرے کہ یہی وقت ہمّت کا ہے۔"

اب خیال فرمائیے کہ جب ان ایّام میں جماعت احمدیہ کا فرض ملّی تھا کہ ریویو کیلئے کم از کم دس ہزار خریدار بہم پہنچائیں تو اب جبکہ جماعت کے افراد کی تعداد بفضلہٖ کئی لاکھ ہے۔ کیا ہمارے لئے یہ غور کی بات نہیں کہ ریویو آف ریلیجنز کے خریداروں کی تعداد چند سو ہو۔ اور ایک ہزار بھی نہ ہو۔ پس مَیں آپ سے باصرار مطالبہ کرتا ہوں کہ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں سعی بلیغ فرماکر ایک مہینے کے اندر اندر پانسو مزید خریدار مہیّا فرمائیں تاکہ اُردو ریویو آف ریلیجنز کا خرچ طباعت چل سکے ورنہ رسالہ کا جاری رہنا جبکہ اس پر ڈھائی ہزار قرض ہے آئندہ محال ہو جائیگا ؁

صفحہ سوم ٹائٹل پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ناظر تالیف و تصنیف کا سفارش نامہ درج ہے اس کے مطابق ہر مقام پر سعی کرکے خریدار بنائے جائیں۔ اور مجھے براہِ راست درخواستیں بھجوائیں۔ مصباح کی اشاعت کیلئے بھی اپنے گھروں میں کوشش فرمائیں ؁

خاکسار منیجر و ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

زارِ روس کی حالتِ زار

اللہ تعالیٰ کی صفتِ علیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی

صداقت کا زندہ ثبوت

صفاتِ الٰہیہ کا ظہور انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی سب سے اہم غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی ذات میں اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات کا تازہ ثبوت دیکر لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین کامل پیدا کردیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی چونکہ نبی تھے۔ اس لئے آپ بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر تھے۔ چنانچہ آپؑ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی صفات۔ مثلاً علیم۔ مالکیت۔ قدوسیت۔ خالق۔ محیی۔ شفاء وغیرہ سب کا اظہار ہُوا۔ ان میں سے ایک صفت علیم کا میں اسوقت ذرا تفصیل سے ذکر کرونگا۔ آپؑ کی اُن ہزارہا پیشگوئیوں میں سے جو علم غیب پر مبنی تھیں۔ اور روزِ روشن کی طرح پوری ہوئیں۔ ایک پیشگوئی جنگ یورپ (سنہ ۱۹۱۴-۱۸ء) کے متعلق بھی تھی۔ آپؑ نے اپریل سنہ ۱۹۰۵ء میں اللہ تعالیٰ سے علم پاکر پیشگوئی کی۔ کہ کچھ دنوں کے بعد ایک عالمگیر زلزلہ بپا ہوگا۔ جو ساری دنیا کو لپیٹ لیگا۔ جنگی بیڑے تیار رکھے جائینگے۔ اور وہ سُرعت کے ساتھ چاروں طرف چکّر لگائینگے۔ مسافروں پر وہ گھڑی بہت سخت ہوگی۔ پہاڑ اُڑا دیئے جائینگے۔ خون کی ندیاں بہ جائینگی زار روس کی حالتِ زار ہوگی۔ پرندوں کی بھی اس سے ہلاکت ہوگی۔ بہت سے لوگ اس زلزلۂ جنگ کے صدمہ سے دیوانے ہوجائینگے۔ ترکوں کو شام کے میدان میں شکست ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ نو سال کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد یہ سب علامات پوری ہو گئیں۔ خصوصاً زار روس کے متعلق جو پیشگوئی تھی وہ تو اس شان کے ساتھ حرف بحرف پوری ہوئی۔ کہ اس کی تفصیلات کو پڑھ کر جہاں بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہاں قلب میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر کامل یقین پیدا ہو کر روح آستانۂ اُلوہیت پر بے اختیار جھک جانے پر مجبور ہو جاتی ہے ۔

جہاں تک بندہ کو علم ہے۔ جنگِ یورپ کے متعلق بالعموم اور زار کی حالتِ زار کے متعلق بالخصوص ہمارے سلسلہ میں مفصل مضامین نہیں لکھے گئے۔ البتہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کتاب دعوۃ الامیر میں مکتوب کے حجم کو ملحوظ رکھتے ہوئے کچھ تفصیل دی ہے۔ بندہ نے سلسلہ کے لٹریچر میں اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے ارادہ کیا ہے۔ کہ زار روس کے عملۂ حکومت کے مختصر حالات۔ زار کی مخصوص ذہنیت اور اس کے قدیم شاہی خاندان کے یکدم زوال پذیری کے اندرونی اسباب اور نکولس ثانی کی حالتِ زار اور قتل وغیرہ پر مزید روشنی ڈال دوں۔ تا ہمارے اُردو دان بھائی۔ جو انگریزی کتبِ تاریخ میں ان حالات کو پڑھ نہیں سکتے۔ اپنے لٹریچر میں ان تفصیلات کو پڑھیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور پیشگوئی کی عظمت کو دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کر سکیں۔ واللہ الموفق۔

"مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس ✧ زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار"

پیشگوئی کی عظمت

اس پیشگوئی کے اندر ۳ غیبی امور بیان کیے گئے تھے۔ (۱) اُس آفت عظمےٰ (جنگِ یورپ) تک زار کو کوئی ہاتھ نہ لگا سکیگا۔ (۲) جنگ میں جو صدمہ زار کو ہوگا۔ وہ موت نہ ہوگی بلکہ اس کی حالتِ زار ہوگی اور ذلّت کا عذاب اسکو ملیگا۔ (۳) زار کی موت کے ساتھ زاروں کی حکومت کا بھی خاتمہ ہو جائیگا۔ کیونکہ لوگوں کو زار کے ساتھ نقاز بحیثیت عہدہ کے تھا۔

چنانچہ جنگِ عظیم کے دوران میں یہ تینوں باتیں پوری ہو گئیں۔ جنگ سے قبل زار کو معزول کرنے کے متعلق کئی دفعہ منصوبے ہوئے۔ مگر زار کا رُعب اسقدر تھا کہ اس کو ذلیل کر کے قتل کرنا یا قید کرنا تو درکنار۔ کسی کو اس قسم کی بات زبان پر لاتے بھی خوف آتا تھا۔ مگر جنگِ یورپ میں ایک دن کے اندر اندر حالات نے اس طرح پلٹا کھایا۔ کہ زار کو جس کے معنے ہی یہ ہیں۔ جو کسی کی حکومت کو تسلیم کرنے والا نہ ہو اور سب پر مطلق العنان حکومت کرے۔ حکومت سے دست بردار ہونا پڑا۔ اور باغیوں کے ہاتھ قید ہو کر دارالخلافہ میں داخل ہُوا۔ اور اس کے بعد ہر طرح کا جسمانی دُکھ درد۔ اور ذہنی عذاب اور ذلّت اُٹھاتے ہوئے ۱۶ ماہ کی قید و بند کی مصیبتیں جھیلتے ہوئے آخر ۱۶ جولائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۱۸ء کو بے رحمی سے قتل کیا گیا۔ پھر پیشگوئی کی تیسری شق اس طرح پوری ہوئی۔ کہ زار نے نہ صرف خود معزولی کے اعلان پر دستخط کر دیئے۔ بلکہ اپنے بیٹے یعنی ولیعہد کو بھی تخت سے محروم کر دیا۔ گویا اس طرح اس نے اپنے ہاتھ سے زاروں کی حکومت کا خاتمہ کر کے پیشگوئی کی صداقت پر مہر کر دی۔ اور خدا کے فرمودہ کے مطابق زاروں کا خاندان (رومانو ROMANOV) جو تین سو سال سے مطلق العنان حکومت کر رہا تھا۔ ۲۴ گھنٹوں میں خاک میں مل گیا۔ فاعتبروا۔

کیا یہ پیشگوئی قیاسی تھی جس وقت زار کی حالتِ زار کے متعلق خبر دی گئی تھی۔ اس وقت حالات اس قسم کے ہرگز نہ تھے۔ کہ قیاس سے یہ بات معلوم کی جاتی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ۱۹۰۵ء سے قبل نکولس ثانی (یہ آخری زار کا نام تھا) کے ہاتھوں اس کی رعایا اس کے ظلم اور استبداد کی وجہ سے سخت نالاں تھی اور چاہتی تھی کہ کسی طرح اس کے ظلم سے نجات مل جائے۔ مگر اس بات کی کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی۔ کہ زار پر ہاتھ اٹھائے۔ ان کی خواہش جیسا کہ اس کے عملہ حکومت کے تفصیلی حالات میں انشاءاللہ ذکر کرونگا۔ صرف یہ تھی۔ کہ اندرونی اصلاحات نافذ کر دی جائیں تاکہ کسانوں کی حالت بہتر ہو جائے۔ دوسرا شبہ اس پیشگوئی کے متعلق یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اپریل ۱۹۰۵ء میں جبکہ یہ خبر وحی الٰہی سے شائع کی گئی۔ روس اور جاپان کی مشہور جنگ ہو رہی تھی۔ اس لئے ممکن ہے۔ قیاس سے معلوم کر لیا ہو۔ کیونکہ جنگوں کے بعد عموماً ملکوں میں سیاسی انقلاب اور بغاوتیں ہو ہی جایا کرتی ہیں۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ اوّل تو جنگ کے دوران میں بھی کوئی ...... وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ فلاں فریق کو شکست ضرور ہوگی۔ پھر ۱۹۰۵ء میں روس کی بحری اور بری طاقت جاپان سے کئی گنا زیادہ تھی* اور قیاس تو یہ چاہتا تھا۔ کہ روس کی فتح ہو۔ مگر پیشگوئی اس کے برعکس کی گئی۔ جو حالات کے طبعی نتائج کے مخالف تھی۔ پھر پیشگوئی کے الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ زار کی حالتِ زار اس موجودہ جنگ روس و جاپان میں نہ ہوگی بلکہ آج (۱۹۰۵ء) سے چند سال کے بعد ہوگی۔ جبکہ ساری دنیا جنگ کی لپیٹ میں آ جائیگی۔ یعنی جنگ یورپ میں۔ "اُس گھڑی" کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ وہ خاص گھڑی کسی دوسرے حادثہ کے دوران میں آ پڑیگی۔ جب اس کی اپنی حالت زار ہوگی۔

---

* جاپان کی حالت ان دنوں اس لئے بھی کمزور تھی کہ وہ چند ہی سال قبل چین کی جنگ سے فارغ ہوا تھا۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر اس پیشگوئی میں تو روس کے ملک کے متعلق کوئی ذکر نہیں۔ اس میں تو زار کی ذات کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے۔ جو قیاس سے معلوم نہ ہو سکتی تھی۔ بے شک ملکوں میں جنگوں کے بعد سیاسی تغیر ہوتے ہیں۔ اور ملوکیت کا خاتمہ ہو کر جمہوریت قائم ہو جاتی ہے۔ مگر بادشاہوں کی ذات کو عموماً کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ چنانچہ جنگ یورپ کے بعد آج تک کئی ملکوں میں ملوکیت کا خاتمہ ہو کر اس کی جگہ جمہوری حکومت قائم ہو چکی ہے۔ مگر ان ملکوں کے سلاطین صحیح سلامت اپنی پرائیویٹ جاگیروں پر امن سے گذارہ کر رہے ہیں۔ ہمارے سامنے آسٹریا کے بادشاہ اور جرمنی کے قیصر ولیم کو معزول ہونا پڑا۔ مگر وہ جان بچا کر نکل گئے۔ پھر سلطان ترکی۔ امان اللہ خان شاہ افغانستان۔ کنگ الفانسو۔ شاہ اسپین وغیرہ معزول ہوئے۔ مگر سب صحیح وسلامت باعزت گذارہ کر رہے ہیں۔ پس معلوم ہوا۔ کہ ملک کے اہم سے اہم سیاسی تغیر کو بادشاہ کی ذلت اور ہلاکت کے ساتھ لازمی تعلق نہیں ہے۔ مگر زار کے متعلق خصوصیت سے یہ بات کہی گئی تھی۔ کہ اس کی حالت زار ہو گی اور وہ ذلت کی موت مریگا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ یہ بات قیاس سے معلوم نہ ہو سکتی تھی ؛

زار کی ذلت میں قدرت کا ہاتھ

زار روس کی معزولی اور بعد کے حالات سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ تقدیر کا نوشتہ پورا ہو رہا تھا۔ اور اس کے لئے ذلت مقدر تھی۔ ورنہ جیسا کہ حالات سے معلوم ہو گا۔ زار کو موقع ملا۔ کہ وہ اپنی جان بچا کر ملک سے نکل جائے۔ مگر سفر کا انتظام نہ ہو سکا۔ پھر اس کو قید میں شکار کھیلنے کی بھی اجازت تھی۔ اور وہ خودکشی بھی کر سکتا تھا۔ مگر اس نے نہ کی۔ پھر اس کے بچوں کو اجازت دی گئی کہ ڈولی کے پاس کریمیہ میں رہو مگر انہوں نے ماں سے جدائی قبول نہ کی۔ آخر سب کو ذلت اٹھانی پڑی۔ اور بے رحمی سے قتل کیے گئے۔

زار روس۔ نکولس ثانی کے عہدِ حکومت کے مختصر حالات

آخری زار (جس کی حالتِ زار کے متعلق حضرت اقدس علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی تھی) کا نام نکولس ثانی تھا۔ یہ ۱۹ رمئی (مطابق ۶ رمئی انگریزی کلینڈر۔ واضح ہو کہ روسی کلینڈر میں ۱۳ دن کا فرق ہے) ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوا۔ اور ۱۶ رجولائی ۱۹۱۸ء کو قتل کیا گیا۔ ان کے والد کا نام الیگزنڈر ثالث اور والدہ کا نام میری فیوڈرونا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتدائی تعلیم و تربیت نکولس کو بچپن میں اعلیٰ تعلیم نہیں دی گئی تھی۔ اور نہ ہی اس کی تربیت ایسے رنگ میں اور ایسی فضا میں ہوئی تھی۔ کہ وہ روس ایسے وسیع ملک کا قابلیت کے ساتھ انتظام کر سکے۔ گو اس کی تعلیم کے لئے جو بالکل ابتدائی رنگ کی تھی۔ انگریزی اور فرانسیسی ٹیوٹر مقرر کر دیئے گئے تھے۔ مگر ان سے اس نے صرف یہ دو غیر زبانیں سیکھی تھیں۔ علم تاریخ۔ فطرت انسانی۔ علم سیاستِ مدنی۔ معاشیات۔ وغیرہ کا اس کو کچھ علم نہ تھا۔ اور نہ ہی مذاق تھا۔ فوجی تربیت بھی باضابطہ نہ ہوئی تھی۔ اس لئے فوج کی کمان وغیرہ کا کوئی تجربہ نہ رکھتا تھا۔ باپ کے زمانہ میں اس کو فوج میں اعزازی کرنل کا عہدہ ملا ہوا تھا۔ مگر اس کو اپنے باپ کا اسقدر ادب و احترام تھا۔ کہ جب بادشاہ بننے پر اس کو کمانڈر انچیف کا عہدہ قبول کرنے کے لئے کہا گیا جو کہ زار روس بحیثیت عہدہ کے ہوا کرتا تھا۔ تو اس نے کہا کہ مجھ کو کرنل کا عہدہ کافی ہے جو میرے باپ کا عطا کردہ ہے۔ زار کا خاندان رومانو ROMANOV خاندان کہلاتا تھا۔ اور یہ خاندان تین ۳۰۰ سو سال سے آزاد مطلق العنان حکومت روسیوں پر کر رہا تھا۔ جو خاندان ۳ صدیوں سے آزادانہ حکومت کر رہا ہو۔ اور جس کی ہیبت اور رُعب کا یہ عالم ہو۔ کہ سارا یورپ اس سے کانپتا ہو۔ اس خاندان کی تباہی اور ذلت کی خبر دینا کوئی معمولی پیشگوئی نہ تھی +

زار کو مذہبی تعلیم خاصی دی گئی تھی۔ اور اس کے اندر مذہبی روح نمایاں طور پر نظر آتی تھی۔ ہر کام میں خدائی مدد پر بھروسہ رکھتا تھا۔ رومن کیتھولک چرچ کا یہ رُوس میں روحانی پیشوا مانا جاتا تھا۔ روسی کسان اس کو "ہمارا انتہا روحانی باپ" کہا کرتے تھے۔ زار کا قد بہت چھوٹا تھا۔ بدن پتلا دُبلا۔ چہرہ خوبصورت۔ اور آنکھیں موٹی تھیں۔ داڑھی بھی رکھتا تھا۔ بیوی سے اس کو بیحد محبت تھی۔ شادی بھی باپ کی مرضی کے خلاف۔ کورٹ شپ کے ذریعے کر لی گئی تھی گویا اس کی شادی سٹیٹ شادی نہ تھی۔ بلکہ صحیح معنوں میں محبت کی شادی تھی۔

شادی مگر افسوس کہ یہ شادی اس کی بربادی کا موجب ہوئی۔ اور اس اندھی محبت نے اس کو ذلیل کروایا۔ چنانچہ تمام مؤرخوں اور سیاست دانوں کا خیال ہے کہ اگر زار کی شادی کسی اور گھرانے میں ہو جاتی تو شاید اس کا یہ عبرتناک انجام نہ ہوتا۔ مگر تقدیر کا نوشتہ پورا ہونا تھا۔ اس لئے اسباب اسی قسم کے جمع ہوتے گئے +

زار کی شادی ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کی نواسی الیگزنڈرا سے ہوئی۔ ملکہ وکٹوریہ کی بیٹی شہزادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایلس (Alice) ایک جرمن شہزادے سے بیاہی گئی تھی۔ جن کی بیٹی سے زار روس نے شادی کرلی۔ گویا اس طرح نکولس ثانی ہمارے بادشاہ جارج پنجم کی پھوپھی زاد بہن کا شوہر ہُوا۔ زار روس قیصر جرمن کا بھی چچازاد بھائی تھا۔ (باپ کے زمانہ میں نکولس نے جبکہ وہ زارووِش (ولیعہد) کہلاتا تھا۔ ایک دفعہ مشرقی ممالک کا دَورہ بھی کیا تھا۔ اور ہندوستان۔

مشرقی ممالک کا سفر

چین۔ جاپان۔ مصر وغیرہ ممالک کی سیر کی تھی۔ مگر تعجب کی بات ہے کہ اس کے اہم سیاسی سفر کے متعلق نکولس کی پرائیویٹ ڈائری میں (جو کہ حال ہی میں سوویٹ حکومت نے شایع کی ہے) کوئی ایسی یادداشت نہیں ملتی جس میں اس کی رفاہِ عام یا سیاست کے ساتھ دلچسپی پائی جاتی ہو۔ بچوں کی طرح معمولی سیر و تفریح کے لوازم کا ذکر جا بجا پایا جاتا ہے۔ اسی سفر کے دَوران میں ایک جاپانی نے اس پر قاتلانہ حملہ بھی کیا تھا۔ مگر زار کا خوش قسمتی یا بدقسمتی سے بال بال بچ گیا۔

زار کی ذہنیت کا اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ گو یہ حملہ محض انفرادی حیثیت سے تھا اور اس کی بنا کسی سازش پر نہ تھی۔ مگر اس نے اس واقعہ کو ساری عمر اپنے ذہن سے فراموش نہ کیا۔ اور مرتے دم تک اس کو جاپان سے اس قتلِ عمد کا بدلہ لینے کا خیال رہا۔ جنگِ روس و جاپان کی جو ۱۹۰۴ء میں ہوئی۔ ایک وجہ یہ بھی تھی +

جب الیگزنڈر ثالث کے زمانہ میں سائیبیریا کی ریلوے زیر تعمیر تھی۔ تو وزراء کی خواہش پر نکولس کو ریلوے کمپنی کا صدر بنا دیا گیا۔ مگر زار نے کہا کہ یہ تو ابھی بچہ ہے۔ اس کا یہ کہنا بالکل درست تھا۔ اور زار نہ صرف ولیعہدی کے زمانہ بلکہ تخت نشین ہونے کے بعد بھی بچہ ہی رہا۔ اور ساری عمر زارینہ کے زیر اثر رہا۔

زارینہ کی ذہنیت

ملکہ الیگزنڈرا (زارینہ) گو اپنی نانی ملکہ وکٹوریہ کی زیر تربیت رہی تھی مگر اس کے اندر ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کی سی صفات بالکل پیدا نہ ہوئیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس کے دل پر ورثہ کا جرمن اثر تربیت کے برٹش اثر کی نسبت بہت زیادہ تھا۔ گو زارینہ جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ مخفی جرمن ایجنٹ نہ تھی۔ بلکہ اپنا برٹش ہونا فخر سے ظاہر کیا کرتی تھی۔ اور وہ اپنے ملک اور خاوند کی بھی دل سے خیرخواہ تھی۔ مگر اس پر جرمن کلچر اور روایاتِ قومی کا اثر ضرور تھا۔ زارینہ نہایت سخت مزاج۔ اور ضدی تھی۔ اور طبیعت کمزور تھی۔ اپنی بات منوا کر چھوڑا کرتی تھی۔ مخالفت برداشت نہ کر سکتی تھی۔ جو افسر اس کی ہاں میں ہاں ملانے والا ہو وہی محل میں یا

وزارت میں رہ سکتا تھا۔ مخالف کے لئے صرف دو ہی صورتیں ہوتی تھیں۔ یا تو وہ زارینہ کی بات پر آمنّا کہدے۔ یا مستعفی ہو جائے۔ اس کے دل میں طاقت۔ غلبہ اور تحکّم کی اندھی حرص تھی۔ جو کہ احتقار اور افتخار کا رنگ بھی اپنے اندر رکھتی تھی۔ وہ نہایت سخت دل تھی۔ مطلق العنانی اور استبداد کی حکومت قائم رکھنا چاہتی تھی۔ ملک کو اصلاحات دینے اور نیابتی حکومت کے سخت مخالف تھی۔ اِس کے مزاج میں ہسٹیریا کا اثر بھی تھا۔ اور اس کی ایک اور صرف ایک ہی آرزو تھی۔ کہ کسی طرح ہم یہ مطلق العنان حکومت کی امانت صحیح سلامت اپنے بچّے کے سپُرد کر سکیں۔ جو افسوس پوری نہ ہو سکی۔ اوّل تو اس کے لمبے عرصہ تک نرینہ اولاد ہی نہ ہوئی۔ جس کا اس کو سخت صدمہ تھا۔ آخر خدا نے فضل کیا اور آخری بچہّ لڑکا پیدا ہُوا۔ مگر خدا کی شان وہ بھی دائم المریض۔ اس کو ہیموفِلیا۔ کا موروثی مرض تھا۔ اور اکثر دفعہ جریانِ خون یعنی نکسیر وغیرہ کا دَورہ ہوتا رہتا تھا۔ جس سے ننھّا شہزادہ بعض دفعہ قریب المرگ ہو جاتا تھا۔ بچّے کی بیماری کا بھی زارینہ کے قلب پر گہرا اثر تھا۔ کیونکہ لاعلاج مرض کی وجہ سے اس کو اپنی دیرینہ اُمنگوں پر پانی پھرتا نظر آتا تھا۔ زارینہ کے اندر مذہبی رُوح بھی بہت نمایاں تھی۔ جس کی وجہ سے وہ ایک عیسائی راہب راسپوٹین (RASPUTIN) کی بہت معتقد تھی ؎

ان کمزوریوں کے باوجود ایک بات تھی جو زارینہ کے کیریکٹر میں نمایاں خوبی کے رنگ میں پائی گئی۔ اور وہ اس کی اپنے شوہر سے محبّت اور وفاداری تھی۔ شادی کے بعد وہ اس سے جُدا ہونا نہ چاہتی تھی۔ اور گو زار کی تباہی اور ہلاکت کی ذمّہ وار بہت حد تک زارینہ بھی تھی مگر اس کے باوجود اس نے شادی کے عہد کو آخر تک نبھایا۔ اور مشہور انجیلی مقولہ کے مطابق کہ "شادی ایک خداوندی تعلق اور معاہدہ ہے جس کو سوائے موت کے کوئی چیز جُدا نہیں کر سکتی" نہ صرف موت کے وقت بھی جُدا نہ ہوئی بلکہ خوشی کے ساتھ دونوں نے اکٹھے جان دی۔ گویا ان کا رشتہ زوجیت ایسا مضبوط نکلا کہ اس کو موت بھی توڑ نہ سکی ؎

زار کی ضد کی عادت نکولس ثانی کی عادت تھی۔ اس کو نادانی پر مبنی سمجھو یا خود غرضی پر کہ وہ جس کام کا ارادہ کر لے خواہ کتنا ہی نقصان ہو۔ اس سے باز نہ آتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب اس کا باپ کریمیہ (Crimea) میں بستر مرگ پر پڑا تھا۔ اور سب کی نگاہیں زار کے آخری لمحوں کی منتظر تھیں۔ اور سیاسی لحاظ سے ایک ملک اور خصوصاً ولیعہد کے لئے یہ نہایت اہم اور نازک مرحلہ تھا۔ اس نے اس بات پر ضد شروع کر دی۔ کہ میں نے اپنی منگیتر شہزادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الیگزنڈرا کو جو اُس وقت ملکہ وکٹوریہ کے پاس انگلستان میں تھی۔ آج ہی ملنے جانا ہے۔ کیونکہ میں وعدہ کر چکا ہوں۔ وزراء اور شاہی خاندان کے دیگر افراد سب نے عرض کیا کہ سیاسی لحاظ سے یہ نازک وقت ہے۔ اور یوں اخلاقاً بھی ایسے وقت میں آپکا جانا مناسب نہیں۔ مگر اس نے ایک نہ مانی اور باپ کی رسمی اجازت لیکر انگلستان روانہ ہو گیا۔

جن دنوں بادشاہ الیگزنڈر بیمار تھا۔ ڈاکٹر وغیرہ سب مشورہ وزراء اور دیگر شہزادوں سے کرتے تھے۔ اور نکولس کو حالات کی بعد میں اطلاع ملتی تھی۔ الیگزنڈرا کو یہ بات بہت بُری لگی۔ کہ ولیعہد کو کوئی نہیں پوچھتا۔ چنانچہ اس نے نکولس کے کان بھرنے شروع کیے۔ اور اس کو اس بات کے لئے اُبھارا کہ تم کو اپنی شخصیت قائم کرکے اپنی پوزیشن اور حیثیت کو وزراء پر واضح کر دینا چاہیئے کہ تم ولیعہد ہو۔ اس لئے ڈاکٹروں کو سب سے پہلے سب حالات سے تم کو مطلع کرنا چاہیئے۔ گویا وہ شادی سے قبل ہی اس کو اس بات کا احساس کرا رہی تھی۔ کہ لوگ تم کو مٹی کی مورت خیال کرتے ہیں اور محل میں تم کو ہر بات میں اس طرح نظر انداز کیا جاتا ہے۔ گویا کہ تم بالکل ادنیٰ حیثیت کے انسان ہو۔

زار کے متعلق روسی مشاہیر کی رائے

الغرض آخر ۱۸۹۵ء میں بادشاہ الیگزنڈر کی وفات ہو گئی۔ اور نکولس ثانی کی تاجپوشی کی رسم ادا کی گئی۔ مگر لوگ مطمئن نہ تھے۔ کیونکہ ان کو نکولس کی شخصیت میں رُوس کی تباہی نظر آ رہی تھی۔ لوگوں کو اس کے ساتھ محبت کا تعلق نہ تھا۔ بلکہ شدید خوف اور خطرہ کے جذبات کے درمیان آپ تخت نشین ہوئے۔ کونٹ وٹی (Count Witte جو کہ رُوس کا قابل ترین سیاست دان تھا) کی رائے زار کے متعلق اچھی نہ تھی۔ اس کو اس سے نفرت تھی۔ اور زار کی ناتجربہ کاری کی وجہ سے ہر دم رُوس کی تباہی کا اس کو خطرہ تھا۔ ایک اور سیاست دان کی رائے تھی۔ کہ تمہارا نکولس دورِ حاضرہ کا پال (Paul) ثابت ہوگا (پال۔ اوّل ملکہ کیتھرائنس کا بیٹا ۱۷۹۶ء میں تخت نشین ہوا۔ اور سنہ ۱۸۰۱ء میں رعایا کے ہاتھوں قتل ہوا تھا۔ وہ بھی زار کی طرح سخت ظالم۔ مغلوب الغضب۔ اور نیم مجنون تھا۔)

جرنیل فیبر دین کی رائے تھی۔ کہ نکولس کی حالت ایک بوسیدہ بوریئے کی ہے جس کو دھونا بھی مشکل ہے۔ غرضیکہ تمام سیاست دان اور عمیق نگاہ رکھنے والوں کی نظر میں زار کا عہد حکومت روس کے لئے مشکلات اور مصائب کا پیش خیمہ تھا۔

ملک کی خستہ حالت

زار کو ملک کی بہتری کا قطعاً کوئی خیال نہ تھا۔ نہ ہی اس کو سیاسی اور فوجی امور سے کوئی دلچسپی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھی۔ غریب اور مفلوک الحال کسانوں جن کی بہتری پر سارے روس کی خوشحالی اور فارغ البالی کا دارومدار تھا، کی حالت کو بہتر بنانے کی طرف اس کی مطلق توجہ نہ تھی۔ روس کا علاقہ زیادہ تر زراعت پیشہ غریب کسانوں کا مسکن ہے۔ یہ لوگ بالکل جاہل اور نیم وحشی تھے۔ ان کی تمدّنی تعلیمی۔ اور اقتصادی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ ہر وقت ظالم مرتشی افسروں کے ظلم اور استبداد کا تختۂ مشق بنے رہتے تھے۔ زار کے گرد اکثر وقت چند خوشامدی افسروں کا گروہ رہتا تھا جو اس کی اور زارینہ کی ہاں میں ہاں ملاتے اور من مانی مرادیں پاتے تھے۔ شاہی دربار میں کسی غریب کی شکایات کی شنوائی نہ تھی۔ نہ ہی افسر ایسی رپورٹوں کو زار تک پہنچنے دیتے تھے۔ انہوں نے اس کو اس دھوکہ میں رکھا ہوا تھا کہ کسان تم پر بہت خوش ہیں اور ملک ہر طرح سے خوشحال اور فارغ البال ہے۔ غرضیکہ روس کی حالت زار کے عہد میں حال کے کشمیری مسلمانوں سے بالکل ملتی تھی۔ جس سے زار بالکل غافل تھا۔ اس وقت روس میں کشمیر کی طرح اصلاحات اور اسمبلی وغیرہ کے قیام کی سخت ضرورت تھی۔ تاکہ پبلک کی نمائندگی پوری طرح ہو سکے۔ اور بادشاہ کو لوگوں کی تکالیف اور ضروریات کا صحیح علم ہوتا رہے۔ مگر خود غرض اور نادان زارینہ اور دیگر خوشامدی وزراء نے زار کو ان ضروری کاموں سے غافل رکھا۔ اس کو خود بھی سیر و تفریح۔ شکار اور ناول خوانی کے علاوہ اور کسی کام سے سروکار نہ تھا۔

کسانوں کا ایڈریس مبارکبادی

جس وقت زار نے عنان حکومت ہاتھ میں لی۔ ملک میں ہر طرح سے امن و امان تھا۔ گو اصلاحات کی سخت ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ مگر ملک میں کوئی انقلابی پارٹی یا بغاوت وغیرہ کی روح بالکل نہ تھی۔ کیونکہ عوام کالانعام بالکل ناخواندہ تھے۔ چند دنوں کے بعد کسانوں کی ایک نمائندہ جماعت نے نہایت ادب سے زار کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا۔ جس میں مبارکباد اور دعائیہ جذبات کے اظہار اور اطاعت اور وفاداری کے حلف کے ساتھ صرف اتنی عرض کر دی کہ غریب کسانوں کی مفلوک الحالی پر رحم کر کے ان کے ارتقاء کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ ایڈریس میں کوئی بات خلاف ادب یا اطاعت نہ تھی مگر زار کو یونہی جوش آگیا۔ کہ مجھے اس میں بغاوت کی بو آتی ہے۔

زار کا غضب اور انقلابی پارٹی کا آغاز

یہ کسی انقلابی تحریک کا پہلا قدم ہے۔ تمام وزراء اور شاہی خاندان کے افراد نے نرمی سے عرض کی۔ کہ اس خطبہ میں تو کچھ بھی نہیں۔ آپ ناراض نہ ہوں۔ مگر اس نے ایک نہ مانی۔ اور اپنے جذبات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو روک نہ سکا۔ غصہ میں آکر حکم دیا۔ کہ دربار منعقد کرو۔ میں اس خطبہ کا سخت جواب دوں گا خیر دربار منعقد ہوا۔ جناب نے اس میں تقریر کرنی تھی۔ خود تو قابلیت بات کرنے کی تھی نہیں۔ کسی وزیر نے یا بعض کہتے ہیں زارینہ نے چند فقرے کاغذ پر لکھدیئے۔ اور زار نے ان کو تاج کے اندر چھپا رکھا اور کھڑے ہو کر اسی طرح الفاظ دُہرا دیئے۔ اور اتنا بھی نہ سوچا۔ کہ میں کیا کر رہا ہوں اور اس کا انجام کیا ہوگا۔ تقریر یہ تھی۔ کہ "اے لوگو! خوب کان کھول کر سُن لو۔ کہ میں اپنے والد مکرم آنجہانی کی مطلق العنانی کی پالیسی کو سختی کے ساتھ قائم رکھونگا۔ اور تم لوگ ایسے گستاخانہ خطاب چھوڑ دو۔ اور اصلاحات وغیرہ کے پریشان خواب دلوں سے محو کر دو۔ میں کسی کی حکومت کو تسلیم کرنیوالا نہیں ہوں"

اس تقریر کا اثر یہ ہوا کہ سارے روس میں ایک آگ لگ گئی اور زار نے اپنے ہاتھ سے سوتے "ریچھ" کو جگا دیا۔ ملک میں کوئی انقلابی تحریک نہ تھی۔ مگر اس چیلنج کا نتیجہ یہ ہوا کہ جینیوا کی انقلابی کمیٹی نے زار کے نام ایک مکتوب مفتوح لکھا۔ کہ مطلق العنانی کا خاتمہ کر دو۔ اور دربار سے خوشامدیوں کو ہٹا کر پبلک کو آواز پہنچانے کا موقع دو۔ ورنہ اس کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ گویا یہ زار کو انقلابی پارٹی کا پہلا انتباہ تھا۔ جو اس کی اپنی ہی جلد بازی کا نتیجہ تھا ✦

زار کی ترکوں سے عداوت زار کو ترکوں کے ساتھ پُرانی عداوت تھی۔ اور اس کی یہ دلی آرزو تھی کہ جلد قسطنطنیہ پر قبضہ کر لے۔ چنانچہ اس نے جنرل شیروینی کو ایک دفعہ کہا بھی۔ کہ کیا ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ کسی دن تم میری یہ دیرینہ خواہش پوری کر دو کہ استنبول کی سینٹ صوفیہ کی مسجد کے گنبد پر جو ہلال ہے اس کو کراس سے بدل دو۔ جنرل شیروینی ایک رحمدل اور دُور اندیش سپاہی تھا۔ اس کو اس کام میں مشکلات اور اس خواہش کے ظلم پر مبنی ہونے کا پورا احساس تھا اور وہ یہ نہ چاہتا تھا کہ ایک بے ضرر ہمسائے پر خواہ مخواہ محض مذہبی جنون کی وجہ سے یورش کی جائے۔ چنانچہ اس نے حکمت عملی سے زار کو ٹال دیا۔ اور اس کو اس مہم کی مشکلات کا احساس کرانے کے لئے مذاقاً کہا کہ "ہم کو نہ صرف ساری فوج بلکہ تمام ملک کی پولیس بھی باسفورس پر روانہ کرنی پڑیگی" مگر زار نے جس میں اتنی عقل نہ تھی کہ مذاق کی تہ کو پہنچتا۔ نہایت سادگی سے جواب دیا۔ "نہیں آدھی پولیس فورس میرے خیال میں کافی ہوگی" جنگ عظیم سے قبل زار کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ مگر جب جنگ شروع ہوئی تو اس کو خوشی ہوئی کہ اب میری یہ خواہش پوری ہو جائیگی۔ چنانچہ ترکوں سے بدلہ لینے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی زار جنگ یورپ میں شریک ہوا تھا۔ مگر ملک میں بغاوت پھوٹ پڑی۔ اور اس کو معزول ہو کر قید ہونا پڑا۔ اور زار سینٹ صوفیہ کی مشہور مسجد کے ہلال کو کراس سے بدلنے کی ناپاک خواہش کو دل میں لے کر حسرت کی موت مر گیا۔ خدا کی شان۔ گو ترک اُسوقت اسلام کی حقیقی تعلیم کے حامل نہ تھے۔ اور برائے نام ہی خلافت ان میں موجود تھی۔ مگر خدا کی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا کہ ظلم اور تعدّی کر کے مسجد کو گرجا بنایا جائے۔ پس اس احکم الحاکمین نے زار کے ناپاک دلی ارادے کو بھی پکڑا اور ظالم کو ذلّت کی موت نصیب ہوئی۔

۱۸۹۶ء میں جب ترکوں نے آرمینیوں کو قسطنطنیہ میں بے رحمی سے قتل کیا۔ تو زار کو پھر جوش آیا۔ اور اس نے ارادہ کیا۔ کہ ترکوں سے جنگ کر کے اس ظالمانہ قتل کا بدلہ لے۔ اور اس بہانے سے باسفورس پر قبضہ کر لے۔ یہ بھی محض اسلام اور ترکوں سے ذاتی عناد کی بنا پر تھا۔ ورنہ سیاسی لحاظ سے روس کا آرمینیوں سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ زار کی اخلاقی حالت کسقدر گری ہوئی تھی۔ اور اس کے نزدیک اعلیٰ اخلاقی معاملات کی کیا قدر و قیمت تھی۔

جشن تاجپوشی کے دو ناگوار واقعات جن دنوں زار کی تاجپوشی کے جشن منائے جا رہے تھے۔ ان ایام میں دو ایسے ناگوار واقعات ہو گئے۔ جن کو رعایا اور حکام سب نے منحوس ایام کی ابتدا تصوّر کیا۔ اور بدشگونی پر حمل کیا۔ ایک واقعہ بلکہ حادثہ تو یہ ہوا۔ کہ ماسکو کے ایک وسیع میدان میں جہاں ۳ لاکھ کسان شاہی تحائف قبول کرنے اور عیش و عشرت سے جشن شاہی منانے کے لئے جمع ہونے والے تھے۔ افسروں کی بدانتظامی سے ایسا اتفاق ہوا۔ کہ جب انہوں نے وسیع پھاٹک کو کھولا تو لوگ اسی طرح اندھا دھند اندر کی طرف دوڑے۔ کہ کئی بچے بوڑھے اور عورتیں پاؤں تلے روندی گئیں۔ اور ۴ ہزار روسی اسی طرح ہلاک ہو گئے۔ منتظمین نے خوف کے مارے۔ زار سے ذکر نہ کیا اور واقعہ کو دبانے کی کوشش کی۔ ہزاروں لاشوں کا اسوقت اُٹھوانا اور دبوانا بھی مشکل تھا۔ نادانوں نے شاہی سٹیج (Dias) جو بہت وسیع تھا کے تختوں کے نیچے لاشوں کے ڈھیر لگا دیئے۔ اور بادشاہ سلامت نے غریب روسی کسانوں کی نعشوں پر کھڑے ہو کر جلوس کا ملاحظہ کیا۔ اور بعد میں اس حادثہ فاجعہ کا علم ہو جانے پر مقتولوں کے متعلقین سے ذرا ہمدردی نہ کی۔ نہ کسی کو کوئی خون بہا یا معاوضہ دیا۔ یہاں تک کہ زخمیوں کی عیادت کے لئے ہسپتال تک جانا گوارا نہ کیا۔ اس منحوس واقعہ کا پبلک پر گہرا اثر تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زار کے ہاتھ سے گرجا کے اندر عصائے شاہی کا گرنا

دوسرا واقعہ جس سے وزراء نے بطور تفاؤل کے بُرا شگون لیا۔ اور زار کی اپنی طبیعت پر بھی گہرا اثر ہوا۔ یہ تھا۔ کہ انہی ایام میں جب کہ جشن تاجپوشی کی خوشیاں منائی جارہی تھیں۔ زار نے بطور حمد الٰہی کے کرسمین کے تمام گرجوں کا طواف بھی کیا۔ ایک دن جبکہ وہ گرجا کے اندر عبادت میں مشغول تھا۔ تو ایسا اتفاق ہُوا۔ کہ زار پر غشی کی حالت طاری ہو کر اس کا شاہی عصاء ہاتھ سے گر گیا۔ جس کو تمام پادریوں۔ وزراء اور پبلک نے روس کی ہلاکت اور تباہی کا پیش خیمہ تصوّر کیا۔ اس واقعہ کے متعلق تین مختلف روایتیں ہیں۔ سر جارج بکینن جو روس میں برٹش سفیر تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب " روس میں میرا مشن " میں لکھا ہے کہ زار کے گلے میں سے آرڈر آف سینٹ انڈری کا کالر جو کہ مذہبی لحاظ سے نہایت متبرک سمجھا جاتا تھا۔ ڈھیلا ہو کر نیچے گر گیا۔ انسائیکلو پیڈیا برٹے نیکا کے مضمون نگار کا بیان ہے کہ شاہی زنجیر سینے پر سے کھُل کر نیچے گر گئی تھی۔ شہزادی کیتھرین رازی ول نے حال ہی میں ایک کتاب لکھی ہے۔ نکولس ثانی زاروں کا خاتم۔ انہوں نے اس واقعہ کے متعلق مختلف روایت کی ہے۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ واقعہ ایک ہی ہے مگر روایت کرنے والوں نے مختلف طور پر بیان کیا ہے۔ اوّل الذکر دو اصحاب کا بیان یقیناً شنید پر مبنی ہے۔ اس لئے وہ مشتبہ ہے۔ تیسرا بیان چونکہ ایک روسی شہزادی کا ہے اور اغلب ہے کہ وہ اس وقت گرجا میں موجود بھی ہو۔ اس لئے اس کا بیان بوجہ رؤیت پر مبنی ہونے کے زیادہ صحیح ہے۔ وہ لکھتی ہیں۔ کہ زار جب کرسمین کے گرجا گھروں کا شاہی طواف کر رہا تھا۔ تو ایک دن اچانک غشی ہو گئی۔ جس کی وجہ تکان۔ گرمی اور شاہی قباء کا بوجھ تھا۔ پھر جب وہ اندر داخل ہُوا۔ تو اس کو چکر آ گیا۔ اور گرنے کے قریب تھا۔ کہ کسی خادم نے فوراً سہارا دے دیا۔ اور وہ سنبھل تو گیا۔ مگر اس افراتفری میں زار کا شاہی عصاء۔ جو کہ وہ داہنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھا۔ زمین پر گر پڑا۔ عصاء کسی وزیر نے اُٹھا کر زار کو دے دیا۔ مگر اس منحوس واقعہ کا حاضرین کے دل پر گہرا اثر رہا۔ اور سب درباریوں نے اس سے بد شگون لیا۔ ایک عام دنیادار کے لئے یہ واقعہ اتفاقی ہو سکتا ہے۔ مگر صاحب بصیرت کے لئے اس میں تصویری زبان میں اس امر کا اظہار تھا۔ کہ عنقریب یہ عصاء شاہی زار کے ہاتھ سے چھینا جائیگا۔ چنانچہ واقعات نے اس کی شہادت دی۔ اور یہ عصاء نہ صرف نکولس ثانی کے ہاتھ سے بلکہ زاروں کے خاندان سے ہمیشہ کے لئے چھینا گیا ؞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کا رؤیا زار کے سونٹے کے متعلق

روسی درباریوں نے تو اس واقعہ سے بدشگون لیا۔ مگر ہم بطور تفاول کے اس واقعہ سے ایک اچھا شگون لیتے ہیں۔ کہ یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے لئے بطور پیش خیمہ کے تھا۔ جو کہ حضورؑ نے ۲۲ جنوری ۱۹۰۳ء میں ایک رؤیا کی بنا پر فرمائی۔ کہ "میں نے دیکھا کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آگیا ہے۔ وہ بڑا لمبا اور خوبصورت ہے۔ پھر میں نے غور سے دیکھا تو وہ بندوق ہے۔ اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ بندوق ہے۔ بلکہ اس میں پوشیدہ نالیاں بھی ہیں۔ گویا بظاہر سونٹا معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ بندوق بھی ہے۔" (الحکم جلد ۷ نمبر ۴ ۱۹۰۳ء)

حضرت اقدسؑ کے ہاتھ میں زار کا عصاء آنے سے قبل زار کے ہاتھ سے اس کا چھینا جانا ضروری تھا۔ سو وہ ۱۹۱۷ء میں چھینا گیا۔ اور اس طرح رؤیا کا ایک حصہ پورا ہو گیا۔ اب بفضل خدا دوسرا حصہ پورا ہونا باقی ہے۔ واضح ہو کہ حضرت اقدسؑ کا یہ رؤیا ۱۹۰۳ء کا ہے۔ جبکہ روس میں ہر طرح سے امن و امان تھا۔ اور زار پوری طاقت اور شوکت سے حکمران تھا چنانچہ پیشگوئی سے پورے ایک سال بعد یعنی جنوری ۱۹۰۴ء میں جنگ روس اور جاپان شروع ہو گئی اور زار اور اس کے ملک کے ضعف اور اختلال کے دن شروع ہو گئے۔ اور جنگ عظیم نے تو زاروں کا خاتمہ کر کے عصاء شاہی ہمیشہ کے لئے ان سے چھین لیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ٭

زار کی ناتجربہ کاری۔ بے اصولے پن۔ ظلم اور تحکم کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ آہستہ آہستہ تمام قابل وزراء اور مشیر اُس سے جُدا ہو گئے۔ جتنے اس کے باپ کے مخلص دوست اور تجربہ کار جرنیل تھے۔ ان سب کو زار نے الگ کر دیا۔ بعض بیچارے طبعی موت سے مر گئے۔ بعض ریٹائر ہو گئے۔ جو باقی رہے ان کو زارینہ نے زار کو مجبور کر کے سائبیریا کے جنگلوں میں جلاوطن کروا دیا۔ اور جن کے متعلق ذرا بھی سازش کا شبہ تھا ان سب کو بے رحمی سے قتل کروا دیا۔ زار کو عموماً ساری دنیا پر غلبہ حاصل کرنے کے پریشان خواب آتے رہتے تھے۔ اور وہ اپنے جرنیلوں کو خواہ مخواہ غریب پُرامن ہمسایہ حکومتوں پر حملہ کرنے کے لئے اُکساتا رہتا تھا۔ چنانچہ ان باتوں سے تنگ آ کر مشہور اور قابل ترین وزیر جنگ جرنیل ولینوسکی نے بھی استعفےٰ دے دیا ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ رُوس اور جاپان

زار کو لڑکپن سے ہی اپنے قتلِ عمد کا جاپان سے بدلہ لینے کا خیال تھا۔ مگر کونٹ وٹی اور دیگر وزراء سب جاپان سے جنگ کے خلاف تھے۔ مگر زار کو چین نہ آتا تھا۔ اور اس کی خواہش تھی کہ جلد جاپان پر حملہ کر کے کوریا پر قبضہ کرلے۔ چنانچہ اس کے لئے زار نے جاپان کو اُکسانا شروع کردیا۔ اور خواہ مخواہ اس کے علاقہ کے قریب یورش شروع کردی۔ ایک ریٹائرڈ فوجی کپتان کو دریائے یالو (YALU) کے جنگل میں عمارتی لکڑی کا ٹھیکہ دے دیا۔ جس سے اصل غرض یہ تھی کہ منچوریا کے علاقہ کو ملحق کر کے وہاں پر ملٹری ہیڈ کوارٹر قائم کر کے جاپان کے خلاف حملہ کی تیاری کرے۔ جاپان اس سے چند سال قبل چین کی جنگ سے فارغ ہو کر بہت کمزور ہو چکا ہوا تھا۔ اس لئے روسیوں کو حملہ کی جرأت ہوئی۔ قیصر جرمن نے بھی زار کو آگاہ کردیا۔ کہ ایسی ناواجب حرکت مناسب نہیں۔ مگر اس نے ایک نہ مانی۔ آخر جاپان کی دُور بین نگاہ نے زار کی ان حرکتوں کے اصل محرک کو بھانپ لیا۔ اور قبل اس کے کہ روس منچوریا میں مستقل محاذ قائم کرلیتا۔ جاپان نے جنوری ۱۹۰۴ء میں حملہ کردیا۔ اور جنگ شروع ہوگئی۔ روس کو اپنی طاقت پر بڑا ناز تھا۔ اور جاپان باوجودیکہ وہ تعلیمی۔ تمدّنی۔ اقتصادی۔ سیاسی۔ غرضیکہ ہر طرح سے مغرب کی نقل کر کے ترقی کر رہا تھا۔ مگر پھر بھی مغرب والے اس کو مہذّب ممالک میں شمار کرنے کو تیار نہ تھے

جاپان کی خلاف توقع فتح

آخر جب جاپان کے بہادر سپاہیوں نے منچوریا کے میدان میں ایک لاکھ روسیوں کو تہ تیغ کیا۔ تو مغربی دنیا مان گئی کہ جاپانی بھی مہذّب ہیں۔ غرضیکہ میدانی علاقوں میں ہر مقام پر خلاف توقع روس کو شکست پر شکست ہوتی گئی۔ آخر وزیر جنگ نے مشورہ دیا۔ کہ صلح کرلی جائے۔ مگر زار کو کب چین آتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ فتح ضرور ہماری ہوگی۔ آخر اس نے ایک اور خطرناک غلطی یہ کی۔ کہ بالٹک کے جنگی بیڑے کو جو کہ ملک کی اندرونی حفاظت کے لئے تھا۔ جاپان کی طرف روانہ ہونے کا حکم دیدیا۔ چنانچہ یہ جنگی بیڑا کئی ہزار میل کا چکر کاٹ کر افریقہ کے گرد گھومتا ہُوا۔ آخر جاپان کے قریب آپہنچا۔ مگر خدا کی شان۔ جاپانی جنگی جہازوں نے جو اتنے طاقتور تو نہ تھے۔ چند دنوں میں ہی تمام روسی بیڑے کو سمندر میں غرق کردیا۔ اور ۱۴/۱۵ مئی ۱۹۰۵ء روس کی ساری بحری طاقت خاک میں مل گئی۔ اب زار کو بھی ہوش آیا۔ اور صلح کی تجویز پر رضامند ہوگیا۔ آخر امریکہ میں جاکر ستمبر ۱۹۰۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو کونٹ ڈٹی نے روس کی طرف سے پوٹس موتھ صلح نامہ پر دستخط کر دیئے۔ اور کوریا کا علاقہ جاپان کو دیدیا گیا جنگ کے بعد روس کی حالت اور بھی خستہ ہو گئی۔

روسی کسانوں کی بربادی

بیچارے کسان تباہ اور برباد ہو گئے۔ لاکھوں کی تعداد میں ان کے بھائی بند وطن سے ہزاروں میل دُور بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کیئے گئے۔ وہ بیچارے حیران تھے کہ وطن سے ہزاروں میل دُور لے جا کر منچوریا کے گھاٹ پر ہمارے بھائیوں کو بھینٹ چڑھانے کی کیا ضرورت تھی۔ یہاں ماسکو میں ہی ہم کو زار حکم دیتا تو ہم قربانی دینے کو تیار تھے۔ مگر زار کے لیئے یہ جنگ معمولی کھیل تماشہ سے زیادہ اہمیت نہ رکھتا تھا۔ اُس سے تو اتنا بھی نہ ہو سکا کہ رُوسی سپاہیوں کے لیئے گرجا میں جا کر دُعائے مغفرت بھی کرتا ❊

کسانوں کے لیئے اصلاحات کی سخت ضرورت تھی۔ مگر زار نے صاف انکار کر دیا۔ ملک میں قحط تھا۔ لوگ بھوکے مر رہے تھے۔ آخر بیچارے تنگ آکر انقلابی پارٹی کے ساتھ مل گئے۔ ملک میں مذہبی آزادی اور رواداری بالکل نہ تھی۔ کیتھولک فرقے والے من مانی مرادیں پاتے تھے۔ مگر باقی مذاہب کے پیرووں خصوصاً یہودیوں پر سخت ظلم ہوتا تھا۔ قحط سالی اور مظالم سے تنگ آکر مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔ اور کسان بھی ساتھ شامل ہو گئے۔ ان کی صرف یہ خواہش تھی۔ کہ کسی طرح ہمارے نمائندوں کو زار سے ایک دفعہ ملاقات کا موقع مل جائے۔ تا ہماری شکایات بادشاہ تک پہنچ جائیں۔ مگر بالا افسروں نے ان کو موقع نہ دیا۔ زار بھی اس قسم کے مظاہروں کے سخت خلاف تھی۔ آخر کسانوں اور مزدوروں کا ایک جم غفیر بطور احتجاج کے محل کی طرف بڑھا۔

کسانوں کا شاہی محل کے سامنے بے گناہ قتل

بیچارے بہت نیک نیّتی سے آ رہے تھے اور بالکل نہتّے تھے کسی کے ہاتھ میں لاٹھی یا پتّھر بھی نہ تھا۔ زار نے سمجھا کہ شاید یہ محل پر حملہ کرنے لگے ہیں۔ ابھی بیچارے محل کے صحن سے بھی ... اقدم پرے تھے کہ کاسکوں کی فوج کو جو محل کی محافظ تھی۔ حکم دے دیا گیا۔ کہ باڑ مار دیں جس سے سینکڑوں بے گناہ روسی کسان برف کے تودوں پر ڈھیر ہو گئے۔ اور کچھ سردی کے

❊ واضح ہو کہ جاپان کی یہ غیر معمولی فتح بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی پیشگوئی کے مطابق تھی۔ حالانکہ حالات بالکل مخالف تھے۔ الہام کے الفاظ یہ تھے۔

(اپریل ۱۹۰۴ء) "ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"۔ (الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مارے مر گئے۔ یہ واقعہ ۹ر جنوری ۱۹۰۵ء کا ہے۔ ہزاروں بے گناہ غریب کسان زخمی ہوئے اور سینکڑوں مارے گئے مگر زار کو ذرا رحم نہ آیا۔

بغاوت کی رُوح کا آغاز

اس قتلِ عام کا نتیجہ یہ ہُوا کہ کالج کے طلباء میں بھی بغاوت کی رُوح پیدا ہو گئی۔ فوج نافرمانی پر تُل گئی۔ بحری فوج میں بھی بغاوت شروع ہو گئی۔ مگر زار کو ان اہم سیاسی تغیرات اور تباہ کن انقلابی تحریکات کی ذرا پروا نہ تھی۔ زارینہ کو تو صرف ایک اور ایک ہی بات کا غم تھا۔ کہ کسی طرح ہمارے ہاں ولیعہد پیدا ہو جائے اور ہم یہ حکومت اس کے سپرد کر دیں۔ وہ تو پہلے ہی بہت وہمی اور تفادل کرنے والی تھی۔ خدا کی شان یکے بعد دیگرے چار بچے جنے۔ مگر سب لڑکیاں۔ عرصہ تک نرینہ اولاد کے نہ ہونے کا بھی اسکو سخت صدمہ تھا۔ جس نے اس کو اور بھی مغموم اور مایوس کر دیا۔ چنانچہ وہ جیسا کہ مشرکین کا قاعدہ ہوتا ہے۔ بجائے خدا سے دعا مانگنے کے طرح طرح کے جادو ٹونے کرنے پر آمادہ ہو گئی۔ سپر چیلوسٹ خیال کے لوگوں نے اس موقع سے فائدہ اُٹھایا۔ اور زارینہ جو کمزور طبیع اور وہمی تھی۔ جلد ان لوگوں کے جال میں آ گئی۔ اور شاہی محل کے اندر مُردہ روحوں کو بلانے اور غیب کا حال معلوم کرنے کے مشاغل شروع ہو گئے۔ ڈاکٹر فلپ جو کہ مشہور فرانسیسی خود ساختہ روحانیت کا ماہر تھا محل میں بلایا گیا۔ اور کئی دن تک محل میں سپر چیلوسٹ مظاہرے ہوتے رہے۔ خدا کی قدرت چند ماہ کے بعد زارینہ کے ہاں لڑکا پیدا

ولیعہد کی پیدائش اور زارینہ کا مذہبی میلان

ہو گیا جس سے ملکہ کے قلب میں ان مصنوعی روحانی دیوتاؤں کی عظمت اور بھی بڑھ گئی۔ لڑکا تو پیدا ہو گیا۔ مگر مصلحتِ الٰہی سے تھا دائم المریض۔ اس کو ایک ایسا موروثی مرض لاحق ہو گیا۔ جس سے وہ ہر لحظہ قریب المرگ ہوتا۔ یعنی معمولی زخم سے گھنٹوں خون جاری رہتا۔ اس تازہ صدمے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ زارینہ کا میلان مذہب کی طرف زیادہ ہو گیا۔ اور دُعاؤں کی اس کو سختی سے ضرورت محسوس ہونے لگی۔ ڈاکٹر فلپ کو تو وزراء نے کسی طرح زار کو منوا کر نکلوا دیا۔ مگر وہ جیسا کہ ان ٹھگوں کا دستور ہوتا ہے۔ جاتی دفعہ "پیشگوئی" کر گیا۔ کہ مَیں تو جاتا ہوں۔ مگر میرے بعد زیادہ خدا رسیدہ ایک بزرگ آئے گا۔ جو زارینہ کی دیرینہ امیدوں کو بر لائے گا۔ چنانچہ چند ماہ کے بعد ایک عیسائی راہب جو سائیبیریا کے علاقہ کا معمولی اَن پڑھ کسان تھا۔ محل میں آ پہنچا +

(باقی دارد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسباب اشاعت اسلام

ایک مشہور انگریز مصنّف کا خیال ہے۔ کہ اسلام نے جو گذشتہ چودہ صدیوں میں حیرت انگیز عجلت کے ساتھ ترقی کی ہے۔ اُس کے کئی وجوہات ہیں۔ جن میں سے چند ایک ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:- "اسلام کی ترقی کی سب سے پہلی اور بڑی وجہ اس کی سادہ عام فہم تعلیم ہے۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُس کے برگزیدہ رسُول ہیں۔ ایک نومُسلم سے انہی دو باتوں پر ایمان لانے کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور اگر بنظر غور دیکھا جائے۔ تو تمام تاریخ اسلام میں کوئی ایک مثال بھی ایسی نظر نہیں آتی۔ جس سے ثابت ہو۔ کہ اسلام کے کسی مذہبی ایوان نے مذکورہ بالا بنیادی عقیدہ سے زیادہ منوانے کی سعی کی ہو۔

ان سادہ عقاید کے ماننے میں نہ تو کوئی بڑی مذہبی آزمائش ہے اور نہ ہی اس کے ماننے میں جیسا کہ عام قاعدہ ہے۔ کسی ذہنی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ ان عقاید کو معمولی سی معمولی عقل و دانش کا انسان بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ اور چونکہ ان عقائد میں کوئی لاینحل بات یا ذہنی پیچید گی نہیں ہے۔ ان کی تبلیغ اور اشاعت ایسے لوگوں سے بھی بسہولت ہو سکتی ہے۔ جو علم الٰہیات میں بڑی دسترس نہیں رکھتے۔

اسلامی عقائد کا پہلا جز ایک ایسے عقیدے پر مشتمل ہے۔ جو تمام اکناف عالم میں بنی نوع انسان کے لئے لازمی طور پر مسلّمہ امر ہے۔ اور اُس کا دوسرا جز و انسان کے تعلق باللہ کے نظریہ پر مبنی ہے اور یہ بھی مساوی طور پر تمام دنیا میں دُور و دراز پھیلا ہُوا ہے۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تاریخ عالم کے مختلف اوقات میں بنی نوع انسان پر اپنی ہستی کا ظہور اپنے انبیاء کے ذریعے سے کرتا رہتا ہے۔ جن کے مُنہ میں وہ اپنا کلام ڈالتا ہے۔

مذہب اسلام کا یہ پہلو جس کی رُو سے اس مذہب کو عقل انسانی کے عین مطابق پایا جانا تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اور جو اس مذہب کی تبلیغ میں بہت حد تک مفید اور اشاعت میں ممد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاون رہا ہے۔ پروفیسر مان ٹیٹ کے ذیل کے تبصرہ میں اس عمدگی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جس کی نظیر کسی اور جگہ نہ ملیگی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ جس پر لفظ ارتشنل کا اطلاق لازمی طور پر ہر صورت میں ہوسکتا ہے۔ خواہ اس لفظ کے معنی اس کے ماخذ کے لحاظ سے لئے جائیں اور خواہ تاریخی طور پر مستعمل ہونے کے گو یا ریشنلزم کی تعریف جو یہ ہے کہ اعتقادات کی بنا ایسے اصولوں پر رکھی جائے۔ جن کو قبول کرنے میں عقل انسانی کو کسی قسم کا تامل نہ ہو۔ مذہب اسلام پر صحیح طور پر صادق آتی ہے۔

یہ صحیح ہے۔ کہ پیغمبر اسلام جو اپنے مذہب کے لئے خاص جوش و سرگرمی اور اپنے اعتقادات پر حق الیقین رکھتے تھے اور جنہوں نے اس قیمتی وصف کو اپنے پیروؤں میں من وعن ودیعت کر دیا تھا۔ انہوں نے اسلامی اصلاحات کو وحی الٰہی کے تحت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ لیکن یہ قسم وحی کی ایسی ہے۔ جس کو ایک طرح کا "اسلوب" بیان کہنا چاہیئے۔ ورنہ آپ کے مذہب کے تمام اصول ایسی خصوصیات کے حامل ہیں۔ جن کا دار و مدار محض عقل رسا پر ہے اہلِ اسلام کے نزدیک مذہب اسلام دو عقائد کا مجموعہ ہے۔ اول توحید الٰہی پر ایمان۔ دوم رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور ہم لوگوں کے نزدیک جو آپ کی تعلیم پر بے مروتی کے ساتھ نکتہ چینی کرتے ہیں۔ یہ مذہب ایمان باللہ اور ایمان بالآخرۃ پر مشتمل ہے یہی دو اصول جو بنی نوع انسان کا مذہب ہونے کے لحاظ سے تعداد میں مقابلتاً کمترین ثابت ہوتے ہیں اور جو ایک مذہبی آدمی کو عقل کی ایک مضبوط چٹان پر کھڑا کر دیتے ہیں۔ قرآنی تعلیم کا لبِ لباب ہیں۔

الغرض تعلیم اِسلام کی سادگی اور اُس کی صاف بیانی ہی حقیقت میں ایسی زبردست طاقتیں ہیں۔ جن پر مذہب اسلام اور اُس کی تبلیغ و اشاعت کی تمام سرگرمی کا دار و مدار ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ دینیات کے کئی اصول و قواعد اور ساتھ ہی اکثر بدعات و توہمات مثلاً پیر پرستی تعویذ دھاگا رسمی تسبیح گردانی وغیرہ تمام باتیں مذہب اسلام کے درخت کی شاخیں محسوب کر لی گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں لیکن باوجود ہر قسم کی اُس اعلیٰ نشوونما کے جو پیغمبرؐ اسلام کی تعلیم نے دنیا میں حاصل کی۔ یہ بات بدیہہ ہے۔ کہ قرآن ہی ہمیشہ اِس تعلیم کے اصول کا بنیادی پتھر رہا ہے، اور یہ کتاب ہمیشہ توحید الٰہی کے مسئلہ کو ایک بے نظیر شان مکمل عظمت غیر متبدل پاکیزگی اور بے ریب یقین کے ساتھ پیش کرنے کی مدعی رہی ہے۔ اور یہ وہ خصوصیت ہے جس کی نظیر سوائے حلقہ اسلام کے کسی اور جگہ ملنی بالکل محال ہے۔

مذہب کے بنیادی اصولوں کے ساتھ یہ دلی وفاداری اور خلوص۔ اور اسلام کے اُن ابتدائی عقائد کی غیر معمولی سادگی جن میں اصول اسلام کو بیان کیا گیا ہے اور اس بات کا ثبوت کہ یہ عقائد مبلّغ اسلام کے ایمان کی انتہائی گہرائیوں میں نقش فی الحجر ہیں۔ چند ایسے اسباب ہیں جن سے مبلّغ اسلام کی تبلیغی کوششوں کی کامیابی کا کسی حد تک اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

ایک عقیدہ جو نہایت مختصر اصولوں پر مبنی ہو اور جو دینیات کی پیچیدگیوں سے اسقدر مبرہ اور منزہ ہو۔ کہ معمولی فہم کا انسان بھی بآسانی سمجھ سکے ایسے عقیدے کے اندر ایک معجزانہ طاقت کا مضمر ہونا جو انسانی عقل و تمیز پر مکمل قابو پالے۔ نہ صرف قرین قیاس ہے۔ بلکہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے"

بشپ لے فرے کا دعویٰ ہے۔ کہ:۔

"اسلام کی بے نظیر فاتحانہ طاقت کا راز اور اُس کی ترقی کا انحصار جو اس نے زمانہ ماضی میں غیر معمولی طور پر حاصل کی ہے۔ اتنا اس بات میں مضمر نہیں کہ مسلمان خدا کی وحدانیت کے قائل ہیں۔ جتنا اس بات میں کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی ہستی کے قائل ہیں۔ یعنی یہ نہیں کہ خدا ایک ہے۔ بلکہ یہ کہ خدا موجود ہے۔ اور اُس کی ہستی اس عالمِ وجود کی انتہائے حقیقی ہے اور اُس کی رضا ہر چیز پر غالب ہے اور وہ خود اپنی بادشاہت میں مختار کل ہے۔ اور اُس کی طاقت لامحدود ہے۔ گویا خدا کی ہستی پر ایک ایسا مستحکم یقین ہے۔ جو مسلمان کو اِس دنیا میں جہاں قسم قسم کے فسادات اور ابتریاں پائی جاتی ہیں مشیتِ ایزدی کی اطاعت پر دلی خلوص کے ساتھ آمادہ کرتا ہے جس کی رُو سے ایک مسلمان نہ صرف خود ہی رضائے الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے پر تیار رہتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ اپنی عملی تدابیر کے ذریعے دنیا میں اس کو پھیلاتا بھی ہے۔ اور دوسروں کو بھی مشیت ایزدی کے ماتحت چلنے کے لئے حتی الوسع مجبور کرتا ہے یہی وہ اطاعت الٰہی اور یقین باللہ تھا۔ جس نے افواج اسلام کو ایک ناقابل مغلوب بلکہ غیر معمولی طور پر فاتحانہ قسم کے انجن کی شکل میں ڈھال دیا تھا۔ اور جس نے ان کے دلوں کے اندر جنگی ضبط و اطاعت کے علاوہ پوری پوری فرمانبرداری اور عدم خوف عن الموت ایسے رنگ میں پیدا کردی تھی۔ جو غالباً کسی دوسرے طرز انتظام میں نہ مل سکیگی۔ الغرض یہی وہ خصوصیت ہے۔ بشرطیکہ اب بھی مسلمانوں میں حقیقی رنگ میں موجود ہو۔ جو مسلمانوں کے کیریکٹر کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اور جس نے ان کے اندر عزم بالجزم استقلال قوت ارادی برداشت مصائب صبر بالشکر اور دیگر اعلیٰ صفات پیدا کی ہیں۔ جن کی وجہ سے ایک سچا مسلمان دیگر مذاہب کے پیرووں کے مقابلہ میں خصوصیت کے ساتھ مزین اور ممتاز ہے۔"

جب ایک نومسلم اس سادہ تعلیم کو سمجھ کر قبول کرلیتا ہے تو اُس کے بعد اُس کو مذہب اسلام کے مفصلہ ذیل پانچ ارکان پر عمل کرنے کی تلقین کی جاتی ہے اول کلمہ۔ دوم پانچ وقت کی نماز۔ سوم زکوٰۃ۔ چہارم ماہ رمضان کے روزے اور پنجم حج کعبۃ اللہ۔ اِس آخر الذکر فرض کی ادائیگی پر یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ باوجود اس امر کے کہ پیغمبر اسلام نے ایک ایسی مکمل تعلیم کو پیش کیا ہے۔ جس کی رُو سے توحید باری تعالیٰ ایک اعلیٰ مقام پر قائم ہوجاتی ہے۔ اس تعلیم کے اندر بھی قدیم بُت پرستی کی کچھ جھلک ابھی باقی رہ گئی معلوم ہوتی ہے۔ مگر اس اعتراض کے بالمقابل یہ سوچنا ضروری ہے۔ کہ اس فرض کی ادائیگی کے ذریعے پیغمبر اسلام کا اپنے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے ساتھ وابستہ قرار دینا مطلوب تھا۔ کیونکہ اُسی مکمل انسان کے مذہب کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا آپ کے مشن کا مقصد اعظم تھا۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر ایک اور بات جو درحقیقت تبلیغ اسلام میں بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ اسلام اپنے متبعین کو سال بھر میں ایک دفعہ ایک ایسے اجتماع کا حکم دیتا ہے۔ جس کے اندر اکناف عالم کے تمام مسلمان خواہ وہ کسی قوم و ملت سے تعلق رکھتے ہوں اللہ تعالیٰ کی عبادت اجتماعی صورت میں کرنے کی غرض سے ایک مقدس مقام پر اکٹھے ہوتے ہیں۔ جس کی طرف وہ انفرادی طور پر اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُور افتادہ وطنوں میں ہر لمحہ عبادت الٰہی کرتے وقت رُخ کیا کرتے ہیں۔

اتحادِ اسلامی کو قائم کرنیکی غرض سے اور اہلِ اسلام کے دلوں میں یہ احساس پیدا کرنے کیلئے کہ وہ سب ایک ہی سلسلۂ اخوّت میں منسلک ہیں۔ اور اُن سب کی زندگی کا مقصدِ اعظم ایک ہی ہے۔ اس تدبیر سے بڑھکر کسی دوسری تدبیر کا انسانی تخیّل کے اندر جگہ پکڑنا ایک محال امر ہے۔

اسی سرزمین مکہ میں مشترکہ عبادت الٰہی کی خاطر افریقہ کے مغربی ساحل کا ایک حبشی بعید مشرقی علاقہ کے مسلمان کے ساتھ دوش بدوش کھڑا ہوتا ہے۔ اور ایک معزز ذی شان ترک اپنے اُس مسلمان بھائی سے ہم آغوش ہوتا ہے جو مشرقی ملایا کے دُور دراز جزائر کا باشندہ ہوتا ہے صرف یہی نہیں بلکہ اِس تقریب سعید پر عید اضحیٰ کے دن تمام اسلامی ممالک کے مسلمان اپنے اپنے وطنوں میں اپنے ان مسلم خوش قسمت بھائیوں کی خوشی میں شریک ہوتے ہیں جو اس ارض مقدس میں عبادت الٰہی کی خاطر حج کے موقعہ پر جمع ہوتے ہیں۔ اور اس شمولیت کی وجہ سے ان کے دل فرطِ محبت اور حمیت اسلامی کے جذبات سے بلیوں اچھلتے ہیں۔

بسا اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ اس ارض مقدس کی زیارت سے ہزارہا مسلمانوں کے اندر ایک ایسا زبردست روحانی انقلاب پیدا ہوگیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنی آئندہ زندگی کو بڑی خصوصیت کے ساتھ منشاء الٰہی کے ماتحت بسر کرنے لگ گئے ہیں + (ترجمہ انگریزی ریویو)

---

(۱) برہمنوں نے کہا ہے کہ نجات یہ ہے کہ تنکھ دُکھ سے انسان بچکر خدا میں جذب ہو جائے۔

(۲) بُدھوں کے نزدیک جونوں میں پڑنے سے چُھٹ جانا اور خواہشات کا مٹ جانا نجات ہے

(۳) جینیوں کے نزدیک ایک نجات یہ ہے کہ کُل جونوں سے بچ جائے اور پھر اعلیٰ طاقتیں پیدا کر کے خدا کی مثل ہو جائے۔

(۴) یہودیوں کے نزدیک نجات کا فلسفہ یہ ہے کہ بعد الموت عذاب سے چُھٹ جانا یا اس دنیا میں یہوواہ کا عذاب نہ دینا نجات ہے۔

(۵) مسیحیوں کے نزدیک گناہ کی سزا سے بچ جانا اور گناہ سے بچ جانا نجات ہے۔

(۶) زرتشتیوں کے نزدیک گناہ کی سزا سے بچ جانا نجات ہے۔

(۷) شنٹوازم یعنی جاپان کا اصل مذہب ان کے گناہوں کی سزا سے بچنا نجات ہے۔

(۸) جدید فلسفہ یورپ کے نزدیک نجات یہ ہے کہ انسان جہالت سے بچ جائے۔

(۹) اِسلام کے نزدیک فلاح یا نجات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ملنے کی تڑپ اور آگ انسان کے دل میں لگی ہوئی ہو اور خدا تعالیٰ سے مل جائے یہی نجات ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید کے آیات و سُوَر کے باہمی ربط و نظم پر نظر

(نمبر ۸ بسلسلہ جون سنہ ۱۹۳۴ء)

(تتمہ باب پنجم)

قرآن مجید کو ماننے کیلئے مخالفین کی طرف سے چند شرائط

جب مخالفین زبانی اعتراضات اور علمی تدابیر کے ہر قسم کے اسلحہ کے ساتھ اسلام سے نبرد آزمائی کر کے شکست یاب ہوئے۔ تو اب پھر مقابلہ کیلئے ایک دوسری چال چل رہے ہیں۔ اور پولیٹکل چال سے شرائط صلح پیش کر کے تسلیم و انقیاد کا عہد باندھ رہے ہیں۔ جن کا تذکرہ آیندہ آیات ۸۵ تا ۹۳ میں ہے۔

ولقد صرفنا للناس فی ھذا القرآن من کل مثل فابی اکثر الناس الا کفورا ۰ وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا الآیۃ

شرط اوّل:۔ یہ کہ اس زمین (مکہ) سے چشمے بہا دیئے جائیں۔ اگرچہ کفار کا یہ مطالبہ (جس حیثیت سے انہوں نے کیا ہے) غلط اور معیار باطل ہے۔ جو موٹی عقل سے تجویز ہوا ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ ایک سچا وعدہ ہے جو اپنے وقت پر ضرور پورا ہوگا۔ چنانچہ اس کی پیشگوئی حضرت یسعیاہ علیہ السلام زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرما چکے ہیں کہ:۔

"میں بیابان میں پانی اور صحرا میں ندیاں موجود کرونگا کہ وہ میرے لوگوں کے میرے برگزیدوں کے پینے کیلئے ہوں۔ میں نے ان لوگوں کو اپنے لئے بنایا وہ میری ستائش کریں گے۔" (یسعیاہ۔ ۴۳: ۲۰-۲۱)

یہ پیشگوئی اپنے وقت میں یوں پوری ہوئی کہ آپ کے خدام کے ہاتھ سے نہر زبیدہ مکہ میں اور نہر بنی زرقاء مدینہ میں جاری ہوئی۔

شرط دوم:۔ او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانھار خلالھا تفجیرا۔ یعنی کھجوروں اور انگوروں کے باغ ہوں جن میں نہریں چلتی ہوں۔ یہ شرط بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتح خیبر سے پوری ہو گئی اور خیبر کی سرسبز و شاداب زمینیں اور ہرے بھرے نخلستان مسلمانوں کے ہاتھ آ گئے۔ بعد ازاں خلفاء کے زمانہ میں جن سرسبز علاقوں پر قبضہ ہوا۔ وہ اصحاب بصیرت کی شرح صدر کے لئے کافی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرط سوم :- یہ کہ سماوی عذاب کا منظر دکھاؤ۔ او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفاً۔ یہ مطالبہ بھی ان کی اپنی اختراع نہیں۔ بلکہ پہلے کفار کی نقل و تقلید ہے۔ چنانچہ قوم شعیبؑ نے بھی اپنے نبی سے یہ مطالبہ کیا تھا۔ فاسقط علینا کسفاً من السماء ان کنت من الصادقین (شعراء) مگر یاد رہے کہ یہ وعدہ جیسا کہ ان پر پورا ہوا۔ فاخذھم عذاب یوم الظلۃ (شعراء) اسی طرح ان کفار کے حق میں بھی پورا ہونے والا ہے۔ جس کی خبر چند آیات کے بعد دی گئی ہے۔

شرط چہارم :۔ خدا اور فرشتوں کو سامنے لاؤ۔ او تأتی باللہ والملٰئکۃ قبیلاً۔ اس مطالبہ کا ایفاء اگرچہ ظاہری اور سرسری معنی کی رُو سے تو محال ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات جسمانی نزول سے پاک ہے۔ لیکن معنوی رُو سے جہاں تک استعارات اجازت دیتے ہیں یہ مطالبہ بھی بعثت نبوی سے پورا ہو چکا ہے۔ اگرچہ ان کی مادی آنکھیں اس منظر کو نہیں دیکھ سکتیں۔ لیکن حقیقت یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جلالی تجلی بذریعہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمائی۔ اور اس کی نصرت و تائید میں رُوحانی فوجیں (ملائکہ) بھی ہمراہ دیں اور اس پیشگوئی کو پورا کیا جس کا ذکر تورات میں یُوں ہُوا تھا :۔

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہُوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہُوا" (استثناء - ۳۳ : ۲)

اسی طرح کتاب حبقوق میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری کو خدا کا آنا ٹھیرایا:۔

"خدا تیمان سے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران سے آیا" حبقوق ۳ : ۳)

چنانچہ ان کا یہ مطالبہ ان غزوات میں پورا ہُوا۔ جن میں جلال الٰہی اور رعب خداوندی نمودار ہُوا جس کا ذکر دوسری جگہ یُوں آیا ہے :۔

فاتاھم اللہ من حیث لم یحتسبوا و قذف فی قلوبھم الرعب یخربون بیوتھم بایدیھم وایدی المؤمنین فاعتبروا یا اولی الابصار (حشر - ۲)

سو اللہ اُنپر وہاں سے آیا جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا اور انکے دلوں میں ایسا رُعب ڈال دیا کہ وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مؤمنوں کے ہاتھوں سے گرا رہے تھے سو اے بصیرت والو عبرت حاصل کرو۔

اور ان کا دوسرا مطالبہ فرشتوں کے نزول کے متعلق تھا۔ سو یہ بھی پورا ہُوا۔ چنانچہ انہی غزوات میں کفار کی سرکوبی کیلئے فرشتوں کی روحانی فوجیں بھی نازل ہوئیں۔ جسکی خبر دوسرے موقعہ پر یُوں دی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثم انزل الله سکینته علیٰ رسوله وعلی
المؤمنین وانزل جنودًا لم تروها
وعذب الذین کفروا وذٰلك
جزاء الکافرین (توبہ - ۲۶)

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تسکین اپنے رسولؐ پر
اور مومنوں پر نازل کی اور وہ لشکر اُتارے جن کو
تم نہیں دیکھتے تھے۔ اور کافروں کو عذاب
دیا اور کافروں کی یہی سزا ہے۔

شرط پنجم:۔ یہ کہ آپ اپنے لئے سونے کا گھر بنائیں۔ او یکون لك بیت من زخرف۔ اگرچہ یہ شان نبوی کے مناسب نہیں کہ دنیاوی شان و شوکت سے اپنا ثبوت صداقت دے۔ لیکن برکات اتباع نبوی سے یہ ضرور ہے کہ متبعین حق کو برکات دین و دنیا سے بہرہ ور کیا جائے۔ اس لئے معاندین حق کو یوں تبلیغ کی جاتی ہے:۔

ولو ان اهل القریٰ اٰمنوا واتقوا لفتحنا
علیهم برکات من السماء والارض
ولکن کذبوا فاخذنٰهم
بما کانوا یکسبون۔ (اعراف ۹۶)

اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار
کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں
کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا تب ہم نے
انہیں ان کی کمائی کی سزا میں پکڑا۔

اور مومنوں کو یُوں ارشاد ہے:۔

قل من حرم زینة الله التی اخرج
لعباده والطیبٰت من الرزق
قل هی للذین اٰمنوا فی الحیٰوة الدنیا
خالصة یوم القیامة

کہو کس نے اللہ کی زینت کو جو اس نے اپنے
بندوں کیلئے نکالی ہے اور کھانے کی عمدہ چیزوں
کو حرام کیا ہے۔ کہو مومنوں کیلئے دنیا کی زندگی میں
بھی ہے اور قیامت کے دن ان کے لئے خالص ہے۔

اس لئے ضرور تھا کہ پیروان جناب محمدیؐ بھی اس مطالبہ کو پورا کر دکھائیں۔ بنابریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی اُمّت کے لئے یُوں بشارت فرماتے ہیں:۔

"قیصر و کسریٰ کے خزانوں کے مالک بنو گے۔ عنقریب تم قالینوں اور عمدہ فرشوں پر بیٹھو گے" (بخاری باب علامات النبوة فی الاسلام)

شرط ششم:۔ یہ کہ آسمان پر جا کر کتاب اُتار لائیں۔ او ترقیٰ فی السماء ولن نؤمن لرقیك حتیٰ تنزل علینا کتابًا نقرءوه۔ اگر ان کے معیار جہالت سے قطع نظر کی جائے اور نگاہ بصیرت سے دیکھا جائے تو یہ شرط بھی پوری ہو چکی۔ حقیقت معراج میں اگر غور کرتے تو فوراً سمجھ جاتے کہ ترقیٰ فی السماء کا یہی مصداق ہے۔ اور یہ دستور اور نظام جو اب پیش کیا جا رہا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کونسی سماوی کتاب کے خواہاں ہیں۔ بالفرض اگر ان کا مطالبہ بھی پورا کیا جائے۔ بلکہ اگر یہ خود بھی آسمان پر چڑھ جائیں تو بھی ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر فرمایا ہے:۔

ولو فتحنا علیھم باباً من السماء فظلوا فیه یعرجون لقالوا انما سکرت ابصارنا بل نحن قوم مسحورون (حجر-۱۴)

اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں پھر وہ اس میں چڑھنے لگیں تو کہینگے ہماری آنکھوں پر پردہ ڈال دیا گیا ہے۔ بلکہ ہم تو جادو کی ہوئی قوم ہیں۔

ولو نزلنا علیک کتاباً فی قرطاس فلمسوہ بایدیھم لقال الذین کفروا ان ھذا الا سحر مبین (انعام - ۷)

اور اگر ہم تجھ پر کاغذ میں لکھی ہوئی کتاب اتارتے پھر وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے تو بھی کفار کہتے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

ناظرین معلوم کر چکے ہونگے کہ جس طور اور جس حد تک قانون فطرت اور سنۃ اللہ اجازت دیتی ہے ان کے یہ تمام مطالبات پورے ہو چکے (خواہ زمانۂ نبوت میں یا اس کے بعد) ہاں جس طرز سے ان کا مطالبہ تھا وہ چونکہ خلاف عقل و درایت اور مخالف قانون فطرت ہے اس لئے وہ پورا نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا انہیں یہ جواب دو۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا۔ یعنی تمہارے یہ مطالبات جاہلانہ اور سفیہانہ ہیں۔ کیونکہ ان میں بعض مطالبات تو ایسے ہیں جن کے لئے خدائی اختیارات کا ہونا لازم ہے۔ اور بعض ایسے سفیہانہ ہیں جو بازیگروں اور مداریوں کے کام ہیں۔ قسم اوّل کے مطالبات میں نبی کو درجۂ بشریت سے گذر کر اوپر کے درجے میں قدم رکھنا پڑتا ہے۔ اور قسم دوم میں اسے اپنے رتبۂ رسالت سے گر کر نیچے اترنا پڑتا ہے۔ ان دونوں باتوں سے نبی کی ذات مبرا ہے۔ اس لئے بشراً رسولاً کے دو لفظ ارشاد فرمائے۔ اور چونکہ اس طریق سے ربوبیت الٰہیہ پر بھی زد پڑتی ہے۔ کیونکہ ربوبیت خداوندی جس طرز پر کسی بشر کی تربیت کرتی ہے وہ اس طرز کے مخالف ہے جس کا مطالبہ یہ مخالفین کرتے ہیں۔ اس لئے سبحان ربی فرمایا گیا۔

(آئندہ ربط)

ممکن ہے کہ گذشتہ جواب هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا سے مخالفین مطمئن نہ ہوں اور یہ اعتراض کریں کہ تحمل رسالت کا عہدہ نوع بشری کو نہیں مل سکتا۔ اس لئے آئندہ آیات میں اس شبہ کے متعدد جواب دیئے جاتے ہیں:۔

وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاءھم الھدیٰ الا ان قالوا ابعث اللہ بشراً رسولاً ۹۵

اور لوگوں کو کوئی چیز ایمان لانے سے مانع نہیں ہوئی جب ان کے پاس ہدایت آئی مگر یہ کہ انہوں نے کہا اللہ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے (۹۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قل لو کان فی الارض ملٰئکة یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکاً رسولاً ۹۵

کہو اگر زمین میں فرشتے بستے ہوتے تو ضرور ہم ان پر آسمان سے فرشتے بھیجتے ۹۵

قل کفٰی باللّٰہ شھیداً بینی و بینکم انہ کان بعبادہ خبیراً بصیراً ۹۶

کہو اللہ میرے اور تمہارے درمیان کافی ہے۔ وہ اپنے بندوں (کے حال) سے خبردار اور (انہیں) دیکھنے والا ہے۔

جواب اوّل:- معاندین حق کا یہ اعتراض کہ بشر کو عہدۂ رسالت کیوں ملا۔ تعصب و عناد پر مبنی ہے۔ کیونکہ اصل غرض تو نبی کے ماننے کی یہ ہے کہ قوانین ترقی اور اصول اخلاق حاصل کیئے جائیں۔ حالانکہ یہ تو اس نبی نے پیش کر دیئے ہیں۔ اذ جاءھم الھدٰی۔ پھر ملک کے انتظار کی کیا ضرورت ؟

جواب دوم:- قل لو کان فی الارض ملٰئکة الخ انسان کا نبی ہونا اس لئے ضروری ہے کہ جس جماعت کو وہ تعلیم دیتا ہے وہ بھی انسان ہی ہیں۔ اور افادہ و استفادہ میں مجانست ہی مفید ہے۔ لہٰذا فرشتہ نوع بشری کے لئے نبی نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر زمین پر ایسے فرشتے آباد ہوتے جو ہمیشہ زمین پر ہی رہتے تو ان کا نبی فرشتہ ہی ہوتا۔ یہ جواب تو عقلی ہے۔ دوسرے موقعہ پر اس اعتراض کا جواب تاریخی پہلو سے بھی دیا گیا ہے۔

وما ارسلنا من قبلک الا رجالاً نوحی الیھم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (نحل، ۴۳)

ہم نے تجھ سے پہلے مرد ہی بھیجے جن کی طرف وحی کرتے رہے۔ اگر تم نہیں جانتے تو اہل کتاب سے پوچھ لو۔

جواب سوم:- قل کفٰی باللّٰہ شھیداً بینی و بینکم۔ شبہات کو آڑ کیوں بناتے ہو۔ میری نبوت کے لئے زبردست شہادتیں موجود ہیں۔ سب سے بڑھکر اللہ تعالیٰ کی شہادت ہے۔ اس کی شہادت میرے لئے کافی ہے۔ وہی میری صداقت کا فیصلہ کر دیگا۔

سنو! اللہ تعالیٰ کی شہادت سچے اور جھوٹے نبیوں کے متعلق کیا ہے ؟ جھوٹے نبی کی بابت اس کا وعدہ ہے کہ وہ اپنی زندگی میں خوار و ذلیل ہو کر ذلت کی موت مارا جائیگا۔ اور اس کی جماعت کا سلسلہ منقطع کیا جائیگا۔ چنانچہ سورۂ حاقہ میں ارشاد ہے۔

ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین (۴۴ تا ۴۷)

اگر وہ ہم پر بعض باتیں افتراء کی بنا لیتا تو ہم ضرور اسے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر اس کی رگ جان کاٹ دیتے پھر تم میں سے کوئی ہمیں اس سے ہٹنے والا نہ ہوتا۔

کتب سابقہ میں جھوٹے نبی کی شناخت یہی بتائی گئی ہے۔ چنانچہ توراۃ میں ہے :-

"لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے" (استثناء ۱۸: ۲۰)

اور انجیل میں ہے:-

"جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں۔ مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں۔ ان کے پھلوں سے تم انہیں پہچان لوگے۔ کیا جھاڑیوں سے انگور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے اچھا درخت بُرا پھل نہیں لا سکتا۔ بُرا درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ پس ان کے پھلوں سے تم انہیں پہچان لوگے" (متی ۷: ۱۵ تا ۱۹)

اور سچے نبیوں کے متعلق یہ وعدہ ہے کہ انہیں اور ان کی جماعت کو کامیابی و ظفر ہوگی اور اس کے مذہب و سلسلہ کی جوں جوں اشاعت و تبلیغ کی جائیگی۔ اسے فروغ و ترقی ہوگی۔ چنانچہ ارشاد ہے:-

انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰة الدنیا و یوم یقوم الاشھاد (مومن: ۱۵) — ہم ضرور اپنے رسولوں کو اور ایمان لانیوالوں کو دنیا کی زندگی میں مدد دیتے ہیں۔ اور اس دن بھی دینگے جب گواہ کھڑے ہونگے۔

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ان اللہ قوی عزیز (مجادلہ: ۲۱) — اللہ نے لکھ دیا ہے کہ ضرور میں اور میرے رسول غالب رہینگے۔ بیشک اللہ قوی اور غالب ہے۔

ان شہادات عامہ کے علاوہ شہادت خاصہ بھی ملاحظہ ہو جو اس نبی حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و کفیٰ باللہ شھیدا (فتح) — اس ذات نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے اور اللہ کی شہادت کافی ہے۔

اب اس معیار شہادت کے مطابق فیصلہ کا انتظار کرو۔ دنیا گواہ رہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس شہادت کی تصدیق موجودہ عہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر اور بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (جو درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت ثانیہ ہیں) کے ہاتھ پر کردی (ر دیکھا آئندہ)

اب ایک محقق مبلغ کو یہ عقدہ پیش آسکتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ باوجود ایسی واضح ہدایت اور نشانات پانے کے پھر بھی وہ راہ ہدایت سے محروم ہوکر وساوس و شبہات کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس کی عقدہ کشائی آیت ۹۷ میں کرکے آگے آیت ۱۰۰ تک اصحاب ضلال کے نتائج و عواقب کی طرف توجہ دلائی گئی ہے (باقی آئندہ)

حررہ احقر عبد اللطیف عفی عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کیلئے لائحہ عمل

منقذہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

پہلا مطالبہ

مَیں پہلا مطالبہ کرتا ہوں۔ اور تین سال کیلئے جماعت کے مخلصوں کو بلاتا ہوں۔ کہ قربانی کے لئے آسانی سے تیار ہو سکیں۔ اور اس کے لئے مَیں بعض باتیں پیش کرتا ہوں۔

پہلی بات یہ ہے۔ کہ کھانے پینے میں سادگی پیدا کی جائے۔ ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہے۔ یہ اقرار کرے۔ کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کریگا۔ لباس کے متعلق جن لوگوں کے پاس کافی کپڑے ہوں۔ وہ ان کے خراب ہوجانے تک اور کپڑے نہ بنوائیں۔ پھر جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنواتے ہیں۔ وہ نصف پر یا تین چوتھائی پر یا ⅔ پر آجائیں۔ سب سے ضروری بات عورتوں کے لئے یہ ہوگی۔ کہ محض پسند پر کپڑا نہ خریدینگی۔ جب ضرورت ہو کپڑا لیں گی۔ دوسری پابندی عورتوں کیلئے یہ ہے کہ اس عرصہ میں گوٹہ۔ کناری۔ فیتہ وغیرہ قطعاً نہ خریدیں۔ تیسری شرط کہ عورتیں کوئی نیا زیور نہیں بنوائیں گی۔ اور جو مرد اس میں شامل ہوں۔ وہ بھی عہد کریں۔ کہ عورتوں کو نیا زیور بنوا کر نہیں دینگے۔ علاج کے متعلق اطباء اور ڈاکٹر سستے نسخے تجویز کیا کریں۔ پانچواں خرچ سینما اور تماشے ہیں۔ ان کے متعلق مَیں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ تین سال تک کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس۔ تھیئٹر۔ وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے۔ چھٹا شادی بیاہ کا معاملہ ہے۔ اس لئے مَیں یہ حد بندی تو نہیں کر سکتا۔ کہ اتنے جوڑے اور اتنے زیور سے زیادہ نہ ہوں۔ ہاں اتنا مدِنظر رہے۔ کہ تین سال کے عرصہ میں یہ چیزیں کم دی جائیں۔ جو شخص اپنی لڑکی کو زیادہ دینا چاہے۔ وہ کچھ زیور کپڑا اور باقی نقدی کی صورت میں دیدے۔ ساتواں مکانوں کی آرائش و زیبائش کا سوال ہے۔ جو لوگ اس معاہدے میں شامل ہوں۔ وہ آرائش و زیبائش پر خواہ مخواہ روپیہ ضائع نہ کریں*

بچے بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اور اگرچہ وہ اور کسی چیز میں نہیں۔ مگر اپنے جیب خرچ میں کمی کر سکتے ہیں۔ وہ اگر دو دو آنے ماہوار بھی بچائیں تو قومی مال میں زیادتی کر سکتے ہیں*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرا مطالبہ

دوسرا مطالبہ مَیں یہ کرتا ہوں۔ کہ جماعت کے مخلص افراد کی ایک جماعت ایسی نکلے جو اپنی آمد کا $\frac{1}{5}$ سے $\frac{1}{3}$ حصہ تک سلسلہ کے مفاد کیلئے تین سال تک بیت المال میں جمع کرائے۔ اس کی صورت یہ ہو کہ جس قدر وہ مختلف چندوں میں دیتے ہیں یا دوسرے ثواب کے کاموں پر خرچ کرتے ہیں۔ یا دار الانوار کمیٹی کا حصہ یا حصے انہوں نے لئے ہیں۔ (اخبارات وغیرہ کی قیمتوں کے علاوہ) وہ سب رقم اس حصہ میں سے کاٹ لیں۔ اور باقی رقم اس تحریک کی امانت میں صدر انجمن احمدیہ کے پاس جمع کر دیں۔ مقررہ تین سال کے بعد جتنی رقم جمع ہوگی۔ وہ یا تو نقد یا رقم کے برابر جائداد کی صورت میں اسے واپس دی جائیگی۔ طالبعلم بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اور اپنے خرچ میں سے ایک روپیہ بچا کر بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

تیسرا مطالبہ

تیسرا مطالبہ مَیں یہ کرتا ہوں۔ کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے اس وقت بڑی ضرورت ہے کہ وہ جو گندہ لٹریچر ہمارے خلاف شائع کر رہا ہے۔ اس کا جواب دیا جائے۔ یا اپنا نقطۂ نگاہ احسن طور پر لوگوں تک پہنچایا جائے۔ اس کے لئے بھی خاص نظام کی ضرورت ہے۔ روپیہ کی ضرورت ہے۔ آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اور کام کرنے کے طریقوں کی ضرورت ہے۔ اس کام کے واسطے تین سال کے لئے پندرہ ہزار روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ اس کمیٹی کا مرکز لاہور میں ہوگا۔ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ جن دوستوں کو توفیق دے اور اخلاص دے۔ سو سو یا دو دو سو یا زیادہ مقدار میں یکمشت چندہ دیں۔ ہاں غربا کو ثواب میں شامل کرنے کیلئے مَیں ان کے لئے اجازت دیتا ہوں کہ اس تحریک کے لئے وہ دس دس یا بیس بیس کی رقوم بھی دے سکتے ہیں یا دس دس ماہوار کر کے دے سکتے ہیں۔

چوتھا مطالبہ

چوتھا مطالبہ یہ ہے۔ کہ قوم کو مصیبت کے وقت پھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں کیا معلوم ہے کہ کونسی جگہ کے لوگ ایسے ہیں کہ وہ فوراً احمدیت کو قبول کر لینگے۔ اس لئے میری تجویز ہے۔ کہ دو دو آدمی تین نئے ممالک میں بھیجے جائیں۔ ان میں سے ایک ایک انگریزی دان ہو۔ اور ایک ایک عربی دان۔ اس تحریک کے لئے خرچ کا اندازہ مَیں نے دس ہزار روپیہ لگایا ہے۔ پس دوسرا مطالبہ اس تحریک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ماتحت میرا یہ ہے۔ کہ جماعت کے ذی ثروت لوگ جو سو سو روپیہ یا زیادہ دے سکیں۔ اس کے لئے رقوم دیکر ثواب حاصل کریں۔ غرباء کی خواہش کو مدّنظر رکھکر میں اس کی بھی اجازت دیتا ہوں۔ کہ جو سو نہیں دے سکتے۔ وہ دس۱۰ بیس۲۰ تیس۳۰ یا زیادہ رقوم جو دہاکوں پر مشتمل ہوں ادا کریں یا دس۱۰ دس۱۰ بیس۲۰ بیس۲۰ ماہوار کرکے اس میں شامل ہو جائیں۔ تمام غیر ممالک میں احمدیت کا جھنڈا گاڑنا نہایت اہم اور ضروری ہے ؁

پانچواں مطالبہ

پانچواں مطالبہ یہ ہے۔ کہ تبلیغ کی ایک سکیم میرے ذہن میں ہے۔ جس پر سو روپیہ ماہوار خرچ ہوگا۔ اس طرح ۱۲۰۰ سو روپیہ اس کے لئے درکار ہے۔ جو دوست اس میں بھی حصہ لے سکتے ہوں وہ لیں۔ اس میں بھی غرباء کو شامل کرنے کے لئے میں اجازت دیتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے پانچ پانچ روپے دے سکتے ہیں ؁

چھٹا مطالبہ

چھٹا مطالبہ یہ ہے۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ وقف کنندگان میں سے پانچ افراد کو مقرر کیا جائے کہ سائیکلوں پر سارے پنجاب کا دورہ کریں۔ اور اشاعت سلسلہ کے امکانات کے متعلق مفصل رپورٹیں مرکز میں بھجوائیں۔ تبلیغ کا کام ان کا اصل فرض نہیں ہوگا۔ اصل فرض تبلیغ کے لئے میدان تلاش کرنا ہوگا۔ وہ تبلیغی نقشے بنائیں گے۔ اور اس طرح کل رقم جس کا مطالبہ ہے۔ ½ ۲۷ ہزار بنتی ہے۔ مگر اس میں سے ½ ۱۷ ہزار کی فوری ضرورت ہے۔ جو دوست اس میں حصہ لے سکیں فوراً لیں۔ عام چندے ان چندوں میں شامل نہیں۔ اس تحریک میں بھی غرباء کو حصہ دلانے کے لئے میں اجازت دیتا ہوں کہ جو لوگ پانچ پانچ روپیہ اس مدّ میں مدد دے سکیں وہ بھی اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ خواہ یکمشت یا پانچ روپیہ ماہوار کرکے ہاں جو لوگ اس سے کم حیثیت رکھتے ہیں وہ نہ میرے مخاطب ہیں۔ اور نہ ان کے ثواب میں کمی آتی ہے۔

اسی سلسلہ میں بعض عورتوں نے مجھ سے پوچھا ہے۔ کہ ہم بھی اس تحریک میں حصہ لینا چاہتی ہیں مگر ہمیں اتنی توفیق نہیں۔ کہ دس یا پانچ روپے یکمشت ادا کر سکیں۔ پس میں نے عورتوں کے اخلاص کی قدر کرتے ہوئے انہیں یہ تجویز بتائی۔ کہ جس طرح قادیان میں بھی۔ اور باہر بھی کمیٹیاں ڈالی جاتی ہیں۔ کمیٹیاں ڈالیں۔ اور جن کے نام کا قرعہ نکلے۔ ان کے نام سے ان تحریکوں میں رقم جمع کرا دیں۔ بعض غرباء اس رنگ میں حصہ لینا چاہیں۔ تو وہ بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ مگر ضروری ہوگا۔ کہ خزانہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رقم یکمشت جمع کرائی جائے ٭

ساتواں مطالبہ

ساتواں مطالبہ۔ ہماری تبلیغی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں۔ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ تبلیغی کوششوں کی کوئی اور راہ بھی ہو۔ یعنی ایسی ریزرو فورس ہو۔ کہ ضرورت پڑنے پر اس سے کام لے سکیں۔ نیا سلسلہ مبلغین کا ہونا چاہیئے۔ اور وہ یہی ہے۔ کہ سرکاری ملازم تین تین ماہ کی چھٹیاں لے کر اپنے آپ کو پیش کریں۔ تاکہ ان کو وہاں بھیجدیا جائے۔ جہاں جہاں ان کی ملازمت کا واسطہ اور تعلق نہ ہو۔ ایسے اصحاب کا فرض ہوگا۔ کہ جس طرح ملکانہ تحریک کے وقت ہُوا۔ وہ اپنا خرچ آپ برداشت کریں ٭

آٹھواں مطالبہ

آٹھواں مطالبہ پہلے شائع ہوچکا ہے۔ یعنی ایسے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں۔ جو تین سال کیلئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ بعض نوجوانوں کو ہندوستان سے باہر بھیجا جائیگا۔ اور بعض کو ہندوستان میں ہی دورہ کے لئے بھیجوں گا۔ بعض اور ذریعہ سے ٭

نواں مطالبہ

جو لوگ تین ماہ نہ دے سکیں۔ ایسے لوگ جو بھی موسمی چھٹیاں یا حق کے طور پر ملنے والی چھٹیاں ہوں۔ انہیں وقف کردیں۔ ان کو قریب کے علاقہ میں ہی کام پر لگایا جائیگا۔ زمینداروں کیلئے بھی چھٹی کا وقت ہوتا ہے۔ ایک موقع آتا ہے جو نہ کوئی فصل بونے کا ہوتا ہے۔ اور نہ کاٹنے کا۔ اس وقت جو تھوڑا بہت کام ہو۔ اُسے بیوی بچّوں کے سپرد کرکے وہ اپنے آپ کو تبلیغ کیلئے پیش کرسکتے ہیں۔ ہم انکی لیاقت کے مطابق اور ان کی طرز کا ہی کام انہیں بتادینگے۔ مثلاً رشتہ داریاں قریب قریب ہوتی ہیں۔ وہ ان کے ہاں رہیں اور انہیں تبلیغ کریں ٭

دسواں مطالبہ

دسواں مطالبہ یہ ہے۔ کہ اپنے عہدہ یا کسی علم وغیرہ کے لحاظ سے جو لوگ کوئی پوزیشن رکھتے ہوں۔ یعنی ڈاکٹر ہوں۔ وکلاء ہوں۔ یا اور ایسے معزز کاموں پر یا ملازمتوں پر ہوں۔ جن کو لوگ عزّت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے آپ کو پیش کریں۔ تاکہ مختلف مقامات کے جلسوں میں مبلغوں کے سوائے ان کو بھیجا جائے۔ اور یہ کام زیادہ نہ ہوگا۔ سال میں ایک ایک دو دو لیکچر حصّہ میں آئینگے۔ یہ لوگ اگر لیکچروں کے لئے معلومات حاصل کرنے اور نوٹ لکھنے کے لئے قادیان آجائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو مَیں خود اُن کو نوٹ لکھا سکتا ہوں۔ یا دوسرے مبلغ لکھا دیا کریں گے ؞

گیارھواں مطالبہ

گیارھواں مطالبہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مَیں نے تحریک کی تھی۔ کہ ۲۵ لاکھ سے ریزرو فنڈ قائم کیا جائے۔ اور اس طرح آمد کی ایسی صورت پیدا کی جائے۔ کہ اس کے ساتھ ہنگامی کام کیے جائیں۔ اصل چیز جس سے جماعت کی ترقی ہو سکتی ہے ہنگامی کام ہی ہے۔ رقم کا جمع کر لینا کوئی بڑی بات نہیں ہے، اگر ایک ہزار آدمی بھی اس بات کا تہیہ کر لے۔ کہ ریزرو فنڈ جمع کرنا ہے۔ اور ہر ایک کی رقم دو سو بھی رکھ لی جائے تو بہت بڑی رقم ہر سال جمع ہو سکتی ہے۔ اور پھر اس کی آمد سے ہنگامی کام بآسانی کیے جا سکتے ہیں ؞

بارھواں مطالبہ

جب یہ کام کیے جائیں گے۔ تو مرکز میں کام بڑھے گا۔ اس لئے مَیں تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ بیسیوں آدمی جو پنشن لیتے ہیں۔ اور گھروں میں بیٹھے ہیں۔ خدا نے ان کو موقع دیا ہے۔ کہ چھوٹی سرکار سے پنشن لیں۔ اور بڑی سرکار کا کام کریں۔ یعنی دین کی خدمت کریں ؞

تیرھواں مطالبہ

دوست اپنے بچوں کو قادیان کے ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ میں سے جس میں چاہیں تعلیم کے لئے بھیجیں۔ ہمارے مرکزی سکولوں میں باہر کے دوست کم بچے بھیج رہے ہیں۔ اس طرح ہماری جماعت کے بچوں کی تربیت ایسی نہیں ہوتی جیسی کہ ہم چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے بچوں کو پیش کریں۔ جو اس بات کا اختیار دیں۔ کہ ان بچوں کو ایک خاص رنگ اور خاص طرز میں رکھا جائے اور دینی تربیت پر زور دینے کے لئے ہم جس رنگ میں ان کو رکھنا چاہیں رکھ سکیں۔ اس کے ماتحت جو دوست اپنے لڑکے پیش کرنا چاہیں۔ کریں ؞

چودھواں مطالبہ

یہ ہے۔ کہ بعض صاحب حیثیت لوگ ہیں جو اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانا چاہتے ہیں۔ ان سے مَیں کہوں گا۔ کہ بجائے اس کے کہ بچوں کے منشاء اور خواہش کے مطابق ان کے متعلق فیصلہ کریں۔ وہ اپنے لڑکوں کے مستقبل کو سلسلہ کیلئے پیش کر دیں اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دی جائیگی۔ اس کے سپرد ایسے لڑکوں کے مستقبل کا فیصلہ کر دیا جائے۔ وہ کمیٹی ہر ایک لڑکے کے متعلق جو فیصلہ کرے۔ اس کی پابندی کی جائے۔ اس طرح کئی نوجوان جو اچھے اور اعلیٰ درجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے کام نہیں کر رہے۔ کرنے لگ جائینگے۔ اور کئی محکموں میں ترقی کرنیکا رستہ نکل آئیگا ÷

پندرھواں مطالبہ

جو جماعت سے بلکہ نوجوانان جماعت سے ہے یہ ہے۔ وہ نوجوان جو گھروں میں بیکار بیٹھے روٹیاں توڑتے ہیں۔ اور ماں باپ کو مقروض بنا رہے ہیں انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے وطن چھوڑیں۔ اور نکل جائیں۔ کیوں گھروں میں بیکار پڑے ہیں۔ باہر نکلیں۔ اور کمائیں۔ پھر خود بھی فائدہ اُٹھائیں۔ اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ جو جانا چاہیں اطلاع دیکر جائیں۔ اور اپنی خیر وعافیت کی اطلاع دیتے رہیں ÷

سولھواں مطالبہ

یہ ہے۔ کہ جماعت کے دوست اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور یہ احساس مٹادیں۔ کہ فلاں آقا ہے اور فلاں مزدور ÷

سترھواں مطالبہ

یہ ہے۔ کہ جو لوگ بیکار ہیں وہ بیکار نہ رہیں۔ اگر وہ اپنے وطنوں سے باہر نہیں جاتے۔ تو چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی انہیں مل سکے۔ وہ کریں۔ خواہ اسے مہینے میں دو روپے کی ہی آمدنی ہو۔ کیونکہ وہ بہر حال صفر سے زیادہ ہے ÷

اٹھارھواں مطالبہ

باہر کے دوستوں سے مَیں یہ کہتا ہوں۔ کہ قادیان میں مکان بنانے کی کوشش کریں۔ ابھی بہت گنجائش ہے۔ جوں جوں قادیان میں احمدیوں کی آبادی بڑھیگی۔ ہمارا مرکز ترقی کرے گا۔ اور غیر عنصر کم ہوتا جائیگا ÷

اُنیسواں مطالبہ

ایک اور چیز باقی رہ گئی ہے۔ اور وہ دُعاء کا خانہ ہے۔ وہ لوگ جو ان مطالبات میں شریک نہ ہو سکیں۔ اور ان کے مطابق کام نہ کر سکیں۔ وہ خاص طور پر دُعا کریں۔ اس میں سب شریک ہو سکتے ہیں۔ اور یہ سب سے اعلیٰ سب سے اہم اور سب سے ضروری تجویز ہے۔ وہ جو چارپائیوں پر پڑے اپاہج ہیں۔ وہ جنہیں بات کرنے کا شعور نہیں۔ وہ جن کے ذہن رسا نہیں۔ وہ جو بیمار اور کمزور ہیں۔ وہ جو قید میں پڑے ہیں۔ وہ جو مصائب وتکالیف اور مشکلات میں گرفتار ہیں۔ وہ سب جو یہ کام کرنا چاہتے ہیں۔ مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر نہیں سکتے۔ وہ اس تجویز پر عمل کریں۔ اس طرح وہ کام کرنیوالوں سے ثواب حاصل کرنے میں پیچھے نہ رہیں گے۔ مگر یاد رکھیں۔ یہ جو کچھ ہے۔ پہلا قدم ہے۔ جس طریق سے الٰہی سلسلے ترقی کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں یہ بالکل حقیر ہے۔ ورنہ وہ قربانیاں جو ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ وہ آگے آنیوالی ہیں۔ قادیان والوں پر سب سے زیادہ ذمہ واریاں ہیں۔ کیونکہ وہ مرکز میں اور نبی کی تخت گاہ میں رہتے ہیں۔ وہ کوشش کرکے ایک دوسرے سے آگے بڑھیں ✦

اس سکیم میں کون کون سے اُمور مدِّ نظر ہیں

میں نے اس سکیم کے متعلق مندرجہ ذیل امور مدِّ نظر رکھے ہیں:۔

جماعت کی ذہنیت میں تبدیلی (۱) یہ کہ جماعت کے اندر اور باہر ایسا ماحول پیدا ہو جائے کہ جس سے جماعت کی ذہنیت اور اقتصادی حالت اچھی ہو جائے۔ اچھی ذہنیت کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ ذہن کا اثر بڑی چیز ہے۔ اگر ذہنیت تبدیل ہو جائے تو آدھی لڑائی فتح ہو سکتی ہے۔ پس اس سکیم میں اوّل تو میرے مدِّ نظر یہ بات ہے کہ ذہنیت میں ایسا تغیر کردوں کہ جماعت خدمت دین کے لئے تیار ہو جائے۔ اور آئندہ ہمیں جو قدم اُٹھانا پڑے۔ اسے بوجھ نہ خیال کیا جائے۔ بلکہ بشاشت کے ساتھ اُٹھایا جا سکے ✦

ماحول کا تغیّر ذہنیت کے بدلنے کے ساتھ ماحول کا تغیر بھی میرے مدِّ نظر ہے یعنی اقتصادی حالت کی درستی اور مشقت کی عادت میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ کہ جو لوگ عمدہ عمدہ کھانے اور عمدہ لباس پہننے کے عادی ہوں وہ اگر ضرورت پڑے تو باہر خدمت دین کیلئے نہیں جا سکتے۔ امیروں کی اولاد عام طور پر نیکی سے محروم رہ جاتی ہے میں نے اس سکیم میں اس بات کو مدِّ نظر رکھا ہے۔ کہ ایسا ماحول پیدا کر دیا جائے۔ کہ ان کے اندر اچھے کام کرنیکی اہلیت پیدا ہو جائے ✦

ہر طبقہ میں احساس پیدا کرنا دوسری بات میرے مدِّ نظر یہ ہے کہ ہر طبقہ کے لوگوں کو یہ احساس کرا دیا جائے۔ کہ اب وقت بدل چکا ہے۔ اس سکیم کا اثر سب ہی پر پڑیگا۔ جو شخص زیادہ کپڑے بنوانے کا عادی ہے جب وہ بازار جائے گا اور کپڑا خریدنے لگے گا۔ تو معاً اسے خیال آئیگا۔ کہ اب ہماری حالت بدل گئی ہے۔ جب بھی بیوی سبزی ترکاری کیلئے کہیگی اور دو تین کی بجائے صرف ایک ہی منگوانے کو کہے گی۔ تو فوراً اسے خیال آجائیگا۔ کہ اب ہمارے لئے زیادہ قربانیاں کرنیکا وقت آگیا ہے۔ غرضیکہ کوئی حصہ ایسا نہیں جس میں احساس نہ پیدا ہو گا۔ کہ اب جماعت کی حالت بدل گئی ہے۔ اور اسے بھی اپنی حالت کو بدل لینا چاہیئے۔ ورنہ تم جماعت کا مخلص حصہ نہیں سمجھے جاؤ گے ✦

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر پہلو سے دشمن کی مدافعت

تیسری بات میں نے یہ مدِنظر رکھی ہے کہ جسقدر اطراف سے سلسلہ پر حملہ ہو رہا ہے۔ سب کا دفعیہ ہو۔ اب تک ہم نے بعض رستے چن لئے تھے۔ اور کچھ قلعے بنا لئے تھے۔ مگر کئی حملے دشمن کے اس لئے چھوڑ دیتے تھے۔ کہ پہلے فلاں کو دور کر لیں۔ پھر اس طرف توجہ کرینگے۔ مگر اس سکیم میں اب میں نے یہ مدِنظر رکھا ہے۔ کہ حتی الوسع ہر پہلو کا دفعیہ کیا جائے اور کوئی حملہ ایسا نہ ہو۔ جس کے جواب کے لئے ہم تیار نہ ہوں +

ہر جہت سے دشمن پر حملہ

چوتھی بات میں نے یہ مدِنظر رکھی ہے کہ سلسلہ کی طرف سے پہلے ہم نے ایک دو رستے مقرر کر رکھے تھے۔ اور انہی راہوں سے دشمن پر حملہ کرتے تھے۔ اور باقی کو یہ کہکر چھوڑ دیتے تھے۔ کہ ابھی اور کی توفیق نہیں۔ مگر اس سکیم میں میں نے یہ بات مدِنظر رکھی ہے کہ حملے وسیع ہوں۔ اور بیسیوں جہات سے دشمن پر حملے کیئے جائیں۔ ہمارے حملے ایک محاذ پر محدود نہ ہوں۔ بلکہ جس طرح دفاع کیلئے ہم مختلف طریق اختیار کریں۔ اسی طرح حملہ کیلئے بھی مختلف محاذ ہوں +

مغربی اثر کا ازالہ

پانچویں بات یہ ہے۔ کہ مغربیت کے بڑھتے ہوئے اثر کو جو دنیا کو کھائے جاتا ہے۔ اور جو دجال کے غلبہ میں ممد ہے۔ اسے دور کیا جائے۔ غرض مغربیت کے اثر کو زائل کرنا بھی اس سکیم میں میرے مدِنظر ہے۔ اور جوں جوں وہ زائل ہوتا جائیگا۔ اسلام کی محبت اور اس کا دخل بڑھتا جائیگا۔ اسی لئے میں نے ہاتھ سے کام کرنے اور ایک ہی سالن کھانے کی عادت ڈالنے کی ہدایت کی ہے۔ یہ دونو باتیں مغربیت کے خلاف ہیں +

امیر و غریب کا بُعد دُور ہو

چھٹی بات یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کیلئے زیادہ جدوجہد کیجائے۔ کیونکہ ہماری فتح اسی سے ہو سکتی ہے۔ اسی لئے دعا کرنا میں نے اپنی سکیم کا ایک جزو رکھا ہے۔ اس کی غرض یہی ہے۔ کہ ہماری تمام ترقیات اسی سے وابستہ ہیں۔ اور جب ہمارے اندر سے غرور نکل جائے اسوقت اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے۔ کہ امن کی بنیاد ایسے اصول پر قائم ہو۔ کہ انسانیت کے لحاظ سے سب برابر ہوں۔ اس سکیم میں میں نے یہ بات بھی مدِنظر رکھی ہے۔ کہ امیر و غریب کا بُعد دُور ہو +

زیادہ سے زیادہ مبلغ پیدا کرنا

ساتویں بات اس سکیم میں میرے مدِنظر یہ ہے۔ کہ جماعت کے زیادہ سے زیادہ افراد کو تبلیغ کیلئے تیار کیا جائے۔ پہلے سارے اس کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ اور جو ہوتے ہیں۔ وہ ایسے رنگ میں ہوتے ہیں۔ کہ مبلغ نہیں بن سکتے۔ اب میں نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ تین ماہ کیلئے جو دوست فراغت حاصل کر سکیں۔ وہ تبلیغ کیلئے اپنے آپکو پیش کریں۔ اور اس طرح متواتر تین ماہ تک گھر سے دور جاکر تبلیغ کریں۔ اپنے گاؤں کے ارد گرد اگر ایک تبلیغی وفد بن کر چلا بھی جائے۔ تو اگر کسی مخالف کو غصہ بھی آئے۔ تو وہ یہ خیال کر کے چپ رہیگا۔ کہ یہ زیادہ آدمی ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ ماریں۔ اور اس طرح ان کو تبلیغ کی ٹریننگ نہ ہوگی۔ مگر جب اپنے ماحول سے دور جاکر اور مسلسل طور پر ایک شخص کام کریگا۔ تو اسے مبلغ والی صحیح تربیت حاصل ہو گی۔ پس اس سکیم میں یہ بھی میرے مدِنظر ہے۔ کہ تبلیغ کا دائرہ زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جائے۔ اور ایسے مبلغ پیدا کیئے جائیں۔ جو بغیر معاوضہ کے تبلیغ کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکز کی حفاظت کی ضرورت آٹھویں بات اس سکیم میں میرے مدِ نظر یہ ہے۔ کہ مرکز کو ایسا محفوظ کیا جائے۔ کہ وہ بیرونی حملوں سے زیادہ سے زیادہ محفوظ ہو جائے۔ اس بات کو اچھی طرح سوچنا چاہیئے۔ کہ ایک سپاہی اور جرنیل میں کتنا فرق ہے۔ قادیان اور باہر کی اینٹوں میں فرق ہے۔ اس مقام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ میں اسے عزت دیتا ہوں جس طرح بیت الحرم بیت المقدس یا مدینہ و مکہ کو برکت دی ہے۔ اور اب اگر ہماری غفلت کی وجہ سے اس کی تقدیس میں فرق آئے تو یہ امانت میں خیانت ہوگی۔ اس لئے یہاں کی اینٹیں بھی انسانی جانوں سے زیادہ قیمتی ہیں۔ اور یہاں کے مقدس مقام کی حفاظت کیلئے اگر ہزاروں احمدیوں کی جانیں بھی چلی جائیں تو پھر بھی ان کی اتنی حیثیت بھی نہ ہوگی۔ جتنی ایک کروڑ پتی کیلئے ایک پیسہ کی ہوتی ہے۔ پس قادیان اور قادیان کے وقار کی حفاظت زیادہ سے زیادہ ذرائع سے کرنا ہمارا فرض ہے۔

مزید قربانیوں کیلئے تیاری نویں بات اس میں میرے مدِ نظر یہ ہے۔ کہ جماعت کو ایسے مقام پر کھڑا کر دیا جائے۔ کہ اگلا قدم اٹھانا سہل ہو۔ میں نے اس سکیم میں اس بات کو مدِ نظر رکھا ہے کہ اگر آئندہ اور قربانیوں کی ضرورت پڑے۔ تو جماعت تیار ہو۔ اور بغیر مزید جوش پیدا کرنیوالی تحریکات کرنیکے جماعت آپ ہی آپ اس کیلئے آمادہ ہو۔

مشرقی حکومتوں سے تعلقات کی استواری دسویں بات اس میں میں نے یہ مدِ نظر رکھی ہے کہ ہماری جماعت کا تعلق صرف ایک ہی حکومت سے نہ رہے۔ اب تک ہمارا حقیقی تعلق صرف ایک ہی حکومت سے ہے۔ ہمیں ایسی حکومتوں سے بھی لگاؤ پیدا کرنا چاہیئے۔ جن کی حکومت میں ہم شریک ہوں یا جو ہم پر حکومت کرنے کے باوجود ہمیں اپنا بھائی سمجھیں۔ مشرقی خواہ حاکم ہو۔ مگر وہ محکوم کو بھی اپنا بھائی سمجھیگا۔ مگر جو حصہ تدبیر کا خدا نے مقرر کیا ہے۔ اسے اختیار کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ اس لئے ہمارے تعلقات اس قدر وسیع ہونے چاہییں۔ کہ کسی حکومت یا رعایا کے ہمارے متعلق خیالات میں تغیر کے باوجود بھی جماعت ترقی کر سکے۔

آئندہ نسلوں کی شرکت گیارھویں بات یہ مدِ نظر ہے۔ کہ آئندہ نسلیں بھی اس درد میں ہماری شریک ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ایک نعمت دی ہے۔ کہ ہمارے دلوں میں درد پیدا کر دیا ہے۔ گورنمنٹ نے جو ہماری ہتک کی۔ یا احرار نے جو اذیت پہنچائی۔ اس کا یہ فائدہ ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ ہمارے دلوں میں درد کی نعمت پیدا کر دی۔ اور وہی بات ہوئی۔ جو مولانا روم نے فرمائی ہے۔ کہ ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است ؂ زیر آں گنج کرم بنہادہ است

یقیناً یہ بھی ایک خزانہ تھا۔ جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیا۔ کہ جماعت کو بیدار کر دیا۔ اور جو لوگ سست اور غافل تھے۔ ان کو بھی چوکنا کر دیا۔ پس یہ ایک ایسا واقعہ تھا۔ جو دنیوی نگاہ میں مصیبت تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک رحمت تھا۔ اور میں نے نہیں چاہا۔ کہ اس سے صرف موجودہ نسل ہی حصہ لے بلکہ یہ چاہا ہے کہ آئندہ نسلیں بھی اس سے حصہ پائیں۔ اور میں نے اس سکیم کو ایسا رنگ دیا ہے۔ کہ آئندہ

نسلیں بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب ناظر صاحب تالیف و تصنیف کا سفارش نامہ

برائے توسیع اشاعت رسالہ ریویو آف ریلیجنز

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ریویو اُردو کے بارہ میں ایڈیٹر صاحب نے مجھ سے یہ خواہش کی ہے کہ میں اس کے متعلق احباب سے تحریک کروں کہ اِس کی اشاعت کی توسیع کے لئے کوشش کیجائے۔ صحیح اور حقیقی کوشش جو کسی اخبار یا رسالہ کی توسیع اشاعت کے لئے کی جاسکتی ہے۔ وہ تو خود ایڈیٹر صاحب کے ہاتھ میں ہے یعنی یہ کہ وہ رسالہ میں ایسی ظاہری اور باطنی خوبیاں جمع کردیں کہ وہ خود بخود لوگوں کی توجہ کا جاذب بن جائے۔ لیکن چونکہ ریویو کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے خاص تحریک ہوئی تھی۔ اس لئے میں بھی اس تحریک میں شامل ہوکر احباب سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ وہ اس رسالے کو دوسرے رسالہ جات یا اخباروں کی طرح نہ سمجھیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے ماتحت اس کی اشاعت کے لئے خاص طور پر کوشش کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ اس کی توسیع میں حصّہ لینا صرف ایک مفید لٹریچر کی اشاعت ہی نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل بھی ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ اشاعت کے بڑھنے سے اس کی ظاہری اور باطنی خوبیوں میں بھی اضافہ کی صورت ہوجائیگی اور ایڈیٹر صاحب اسکی طرف زیادہ توجہ دیکر اسے اُس تعریف کا حقدار بنانیکی کوشش کرینگے جن کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کیلئے خاص تحریک فرمائی تھی۔ فقط والسلام

مرزا بشیر احمد ناظر تالیف و تصنیف ۲۴-۶-۳۴

نوٹ ضروری:- حضرت ناظر صاحب تالیف و تصنیف کی سفارش کے احترام میں ہر مقام کی جماعتوں کے معتمدین مہربانی فرماکر رسالہ اُردو کیلئے خاص تحریک فرمائیں اور جس قدر خریدار مہیا ہوسکیں ان سے ہمیں براہ راست اطلاع دیں۔ ایسے صحاب کے نام خاص طور پر شکریہ کے ساتھ شائع کیے جائینگے۔ اگر جماعت سے دو چار پُرجوش دوست کھڑے ہوجائیں اور عزم بالجزم کرلیں کہ دس دس نئے خریدار پیدا کرکے دینگے تو اللہ تعالیٰ ضرور حامی و ناصر ہوگا۔ واللہ الموفق ؛

خاکسار ایڈیٹر اردو ریویو آف ریلیجنز قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریویو آف ریلیجنز اردو۔ قادیان دارالامان۔ ۵۔ جنوری ۱۹۳۵ء۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۹

ڈابر (ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن) لمیٹڈ

پچاس برس سے مشہور ولایتی دیسی پیٹنٹ دواؤں کا ہندوستانی وسیع کارخانہ

STAR
TRADE MARK
(REGD)
اسٹار ٹریڈ مارک

نئے سال کا نیا تحفہ

ڈابر جنتری سنہ ۱۹۳۵ء

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی عمدہ سفید چکنے کاغذ پر نستعلیق لکھی ہوئی بہت ہی خوبصورت جنتری شائع ہوئی ہے۔ اس میں بہت ہی مفید اور کارآمد باتیں درج ہیں۔ معزز قدردان

مفت

طلب

فرمائیں

فوراً ارسال ہوگی

پٹینا

R9α

مقوی باہ کی گولی

اس کے استعمال سے نامردی۔ جریان۔ تھوڑی محنت سے تھک جانا اور جوانی میں بوڑھوں کی سی حالت و کمزوری وغیرہ دور ہوتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو آنہ عہ/ ڈاک محصول تین شیشیوں تک سات آنہ ۷/ نمونہ ۳/ جو صرف ایجنٹوں سے ہی مل سکتا ہے۔

نوٹ:۔ اس دوا کے دوران استعمال میں معدہ صاف رکھنا اچھا ہے (ہماری بنائی "جلابن" جلاب کی گولی آسانی سے معدہ صاف کرتی ہے۔

نوٹ} ہر جگہ ہمارے ایجنٹوں اور دوا فروشوں کے ہاں ملتی ہے۔ دوا خریدتے وقت اسٹار ٹریڈ مارک اور ڈابر نام ضرور دیکھ لیا کریں۔

صیغہ نمبر ۱۱۷ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ گورداسپور شیخ محمد وارث رحمت اللہ مرچنٹ

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا